OEQs انشائیہ

MCQs معروضی

غزالی

اے-ون گائیڈ

اسلامیات گریڈ-7

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	القرآن الکریم	5
2	ایمانیات اور عبادات	6
3	سیرت طیبہ	16
4	اخلاق و آداب	29
5	ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیر اسلام	45

تعلیمی کیلنڈر اسلامیات گریڈ 7

مارچ/اپریل	مئی/جون	اگست/ستمبر	اکتوبر
ناظرہ: پارہ 13 باب دوم: ایمانیات وعبادات صفحہ 9 تا 27	ناظرہ: پارہ 14 سورۃ الضحیٰ (حفظ) باب سوم: سیرت طیبہ فتح مکہ تا غزوۂ تبوک صفحہ 28 تا 41	ناظرہ: پارہ 15 سورۃ الزلزال (حفظ) باب سوم: سیرت طیبہ خطبہ حجۃ الوداع تا وصال صفحہ 42 تا 51	ناظرہ: پارہ 16 سورۃ القارعۃ (حفظ) باب چہارم: اخلاق وآداب سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت تا مساوات صفحہ 52 تا 67

نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ
ناظرہ: پارہ 17 باب چہارم: اخلاق وآداب محنت کی عظمت تا حقوق العباد صفحہ 68 تا 82	ناظرہ: پارہ 18 (حفظ وترجمہ) باب پنجم: ہدایت کے سرچشمے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 83 تا 92	ناظرہ: پارہ 19-20 باب پنجم: ہدایت کے سرچشمے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 93 تا 100	اعادہ	امتحان

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

Scanned with CamScanner

باب اوّل: القرآن الکریم

الف: ناظرہ قرآن:۔ پارہ نمبر 13 تا پارہ 20 (8 پارے)

وضاحت: اساتذہ کرام کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کو پارہ 13 تا پارہ 20 (8 پارے) قرآن مجید سے باقاعدہ ناظرہ پڑھائیں اور نصاب میں دی گئی سورتیں بھی حفظ کرائیں۔ ناظرہ اور حفظ والے حصے کا امتحان سال کے دوران اور سالانہ امتحان کے موقع پر زبانی بھی لیں۔ اس میں حاصل کردہ نمبر رزلٹ شیٹ میں الگ درج کیے جائیں۔ اسلامیات کے سو نمبروں میں سے چالیس نمبر اس حصے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ اسلامیات میں کامیاب ہونے کے لیے اس حصے میں کامیابی لازمی ہے۔

ب: حفظِ قرآن:

(1) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (2) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (3) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

(1) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۗ
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۗ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۗ
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۠ وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى ۠ وَوَجَدَكَ عَاۗىِٕلًا فَاَغْنٰى ۗ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۗ وَاَمَّا السَّاۗىِٕلَ فَلَا
تَنْهَرْ ۗ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۧ

(2) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۭ يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ڏ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۭ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۭ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ

(3) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۭ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۭ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۭ نَارٌ حَامِيَةٌ ۧ

ج: حفظ و ترجمہ:۔

1۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۧ (سورۃ البقرۃ 2 :286)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا، جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! جو بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

2۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠ (سورۃ طٰہٰ، 20:25 تا 28)

ترجمہ: میرے پروردگار! (اس کام کے لیے) میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔

Scanned with CamScanner

باب دوم — ایمانیات وعبادات

تعارف: زیر نظر باب دوم ایمانیات اور عبادات دو موضوعات پر مشتمل ہے۔ ایمانیات میں رسولوں پر ایمان (رسالت اور اس کے تقاضے) کے عنوان پر قرآن مجید اور سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے تا کہ طلبہ کے ذہنوں میں تمام انبیا کرام علیہم السلام پر ایمان لانے، ان کی عزت و توقیر کرنے کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔ عبادات میں اسلام میں عبادت کے تصور کی وضاحت کی گئی ہے۔ ارکان اسلام کی ترتیب اور ان کو ادا کرنے کی فضیلت اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ دعا ہر عبادت کی جان ہے۔ دعا کرنے سے انسان کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ دعا کی اہمیت وفضیلت قرآن مجید اور احادیث نبویہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی فضیلت اور معاشرتی اہمیت کو بھی تحریر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ اسلامی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ دولت کو جمع کر کے رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس عنوان میں زور دیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کو نظام کے طور پر اپنا کر معاشرے میں سماجی اور معاشی خوشحالی لائی جا سکتی ہے۔

(الف) ایمانیات

رسولوں پر ایمان (رسالت اور اس کے تقاضے)

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) عقیدۂ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدے کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔

(ب) تعظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا اور ان احکامات کی پیروی کرنا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔

(ج) رسالت کا ایک تقاضا اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے، وضاحت کریں۔

جواب: اطاعت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور زندگی کے تمام معاملات کے احکام وہدایات پر چلنا رسالت پر ایمان کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا واحد طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے۔

2 مختصر جواب دیں۔

(ا) رسول کے معنی کیا ہیں؟

جواب: رسول کے لغوی معنی پیغام دے کر بھیجا ہوا کے ہیں۔

(ب) انبیا علیہم السلام اور رسول کس بات کی تبلیغ کرتے ہیں؟

جواب: انبیا علیہم السلام اور رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

(ج) رسالت پر صحیح ایمان کے حامل لوگ کون ہیں؟

جواب: رسالت پر صحیح ایمان کے حامل وہ لوگ ہیں جو رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

(د) رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے صحیح ایمان نصیب ہوتا ہے۔

(ہ) بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی کا کیا نقصان ہے؟

جواب: بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی ساری زندگی کے نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں نبی اور رسول بھیجے۔

(ب) تمام انبیا علیہم السلام اور رسول اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔

(ج) اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

(د) اتباع کا تعلق عملی ہدایات اور اسوۂ حسنہ کے ساتھ ہے۔

(ہ) اطاعت کا تعلق قولی احکام سے ہے۔

4 کالم (الف) کو کالم (ب) کے ساتھ ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
(الف) اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے	ایمان مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے۔
(ب) سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور	جس سے اسے محبت ہوگی۔
(ج) تمام انبیا علیہم السلام اور رسل پر بلاتفریق	ساری زندگی کے نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہے۔
(د) آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہوگا	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا۔
(ہ) بارگاہِ رسالت میں معمولی سی بے ادبی	کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

(ا) نبوت ورسالت کا سلسلہ کس نبی سے شروع ہوا؟

(الف) حضرت نوح علیہ السلام سے (ب) حضرت آدم علیہ السلام سے
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

(ب) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا واحد طریقہ کیا ہے؟

(الف) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت
(ب) جنات کی اطاعت (ج) فرشتوں کی اطاعت
(د) عام لوگوں کی اطاعت

Scanned with CamScanner

(ہ) آخری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام کیا ہے؟

(الف) حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(د) حضرت یعقوب علیہ السلام

(و) کس نبی کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے؟

(الف) حضرت یونس علیہ السلام کو (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو

(ز) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت سے کیا ملتا ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی محبت (ب) دنیا کی محبت

(ج) دولت کی محبت (د) مال کی محبت

سرگرمی برائے طلبہ: طلبہ رسالت کی ضرورت اور اس کے تقاضوں کو خوشخط انداز میں تحریر کر کے کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: رسالت کا مفہوم اور اس کے تقاضے دل کش اور جاذب انداز میں طلبہ کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ ان تقاضوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ اسی طرح طلبہ کو عقیدۂ ختم نبوت اور اس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے جن خاص بندوں کو منتخب فرمایا ان کو کہا جاتا ہے:

(a) ولی اور رسول (b) نبی اور رسول

(c) صحابی اور رسول (d) صحابی اور تابعی

2. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیا اور رسولوں کو مبعوث فرمایا کم و بیش:

(a) ایک لاکھ بیس ہزار (b) ایک لاکھ اکیس ہزار

(c) ایک لاکھ چوبیس ہزار (d) ایک لاکھ پچیس ہزار

3. سلسلہ نبوت و رسالت شروع ہوا:

(a) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

(c) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے

(d) حضرت آدم علیہ السلام سے

4. سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہوا:

(a) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر

(b) حضرت آدم علیہ السلام پر (d) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

(c) حضرت نوح علیہ السلام پر

5. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا اس عقیدے کو کہتے ہیں:

(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ ختم نبوت

(c) عقیدۂ رسالت (d) عقیدۂ آخرت

6. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے مردوں میں سے کسی کے نہیں ہیں:

(a) رسول (b) دوست (c) والد (d) بھائی

7. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا:

(a) جس سے اس کو نفرت ہوگی (b) جس سے اس کا تعلق ہوگا

(c) جس سے اس کی دشمنی ہوگی (d) جس سے اسے محبت ہوگی

9. رسالت کا دوسرا تقاضا قرار دیا گیا ہے:

(a) تعظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو

(b) محبت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو

(c) اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو

(d) نصرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو

10. اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا ہے:

(a) ان کو زندگی دے کر (b) ان کو رزق دے کر

(c) ان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مبعوث فرما کر

(d) ان کی مدد کر کے

11. اب تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کریں۔

(a) جس طرح انبیا علیہم السلام نے کی (b) جس طرح اولیا رحمہم اللہ نے کی

(c) جس طرح فرشتوں نے کی

(d) جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی

12. اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا واحد طریقہ یہی ہے کہ

(a) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے

(b) نماز قائم کی جائے (c) زکوٰۃ دی جائے

(d) روزے رکھے جائیں

13. اطاعت کا تعلق ہے:

(a) بدنی احکام سے (b) قولی احکام سے

(c) فقہی احکام سے (d) دینی احکام سے

14. رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے نصیب ہوتا ہے:

(a) زیادہ ثواب (b) زیادہ مال

(c) زیادہ انعام (d) صحیح ایمان

downloaded from https://mtonubhmsissed.com/

Scanned with CamScanner

انشائیہ سوالات

1. رسول کے لغوی اور اصطلاحی معانی تحریر کریں۔
جواب: رسول کے لغوی معنی "پیغام دے کر بھیجا ہوا" کے ہیں۔ اصطلاح میں رسول کے معنی ہیں: ایسا برگزیدہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچائے۔

2. اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے کن کو منتخب فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے جن خاص بندوں کو منتخب فرمایا اُن کو نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔

3. انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیاؑ کو مبعوث فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاؑ اور رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

4. سلسلہ نبوت ورسالت کس نبی سے شروع ہوا اور کس نبی پر ختم ہوا؟
جواب: سلسلہ نبوت ورسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوگیا۔

5. عقیدۂ ختم نبوت کسے کہتے ہیں؟
جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدے کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔

6. قرآن کی کس آیت سے عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط
(سورۃ الاحزاب، 40:33)
حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔

7. کیا تمام انبیاؑ اور رسولوں پر بلاتفریق ایمان لانا ضروری ہے؟
جواب: تمام انبیاؑ اور رسولوں پر بلاتفریق ایمان لانا مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے۔

8. انبیاؑ اور رسولوں نے لوگوں کو کیا درس دیا؟
جواب: انبیاؑ اور رسولوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیا۔ بُرے کاموں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی تلقین کی اور تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کی تاکہ آخرت میں کامیابی وکامرانی حاصل ہو سکے۔

9. رسالت کے کتنے تقاضے ہیں؟ نام تحریر کریں۔
جواب: رسالت کے چار تقاضے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:
1. محبت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
2. تعظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
3. نصرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
4. اطاعت واتباع رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

10. محبت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں حدیث میں سے کوئی واقعہ بیان کریں۔
جواب: حضرت صفوان بن قدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا کہ اپنا دست اقدس بڑھائیں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دست اقدس بڑھا۔ میں نے بیعت کرتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی۔

11. تعظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟
جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جو لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اتارا گیا ہے صرف وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔" (سورۃ الاعراف، 157:7)

12. بارگاہ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں معمولی سی بے ادبی سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
جواب: بارگاہ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں معمولی سی بے ادبی ساری زندگی کے نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان دولت ایمان سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

13. نصرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کون سا عمل مراد ہے؟
جواب: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام اور تعلیمات کی ترویج، اشاعت اور عملی نفاذ کے لیے جدوجہد اور کوشش کرنا، نصرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔

14. اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر کیا احسان ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر یہ احسان ہے کہ ان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مبعوث فرمایا۔

15. اللہ تعالیٰ کے احسانات پر مسلمانوں پر کیا فرض ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کے احسانات پر تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کی خاطر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح قربانیاں پیش کریں۔

16. اطاعت واتباع رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟
جواب: رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور زندگی کے تمام معاملات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام

Scanned with CamScanner

اور ہدایات پر چلنا اطاعت، اتباع رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔

17. اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا واحد طریقہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا واحد طریقہ یہی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے مومنو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو (سورۃ النساء 4:59)

18. اطاعت اور اتباع کا تعلق کس سے ہے؟

جواب: اطاعت کا تعلق قولی احکام سے ہے مگر اتباع کا تعلق عملی ہدایات اور اسوۂ حسنہ کے ساتھ ہے۔

19. رسالت پر صحیح ایمان کے حامل کون لوگ ہیں؟

جواب: رسالت پر صحیح ایمان کے حامل وہی لوگ ہیں جو رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

20. رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کیا نصیب ہوتا ہے؟

جواب: رسالت کے تقاضوں کو پورا کرنے سے صحیح ایمان نصیب ہوتا ہے۔

(ب) عبادات

ا۔ اسلام میں عبادت کا تصور

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) عبادت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے۔ اسلام نے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے ذریعے عبادات کا جامع نظام دیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اخلاقی، معاشی اور معاشرتی تعلیمات پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔

(ب) روزہ دار کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب: روزہ دار کی فضیلت کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(ج) زکوٰۃ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ بھی اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے اس کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت اعلیٰ عبادت ہے۔

(د) حج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حج ایک مالی اور بدنی عبادت ہے۔ یہ اسلام کا اہم رکن ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جس نے اس طرح حج کیا کہ گناہوں اور فضول باتوں سے بچا رہا تو وہ پچھلے گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ حج ایک ایسی جامع عبادت ہے جس میں تمام دیگر عبادات کی روح شامل ہے۔ حج کا ہر مرحلہ روحانی و اخلاقی تربیت کا حامل ہے۔

2 مختصر جواب دیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو کس لیے پیدا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(ب) قرآن حکیم میں سب سے زیادہ کس چیز کا حکم آیا ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں سب سے زیادہ نماز کی ادائیگی کا حکم آیا ہے۔

(ج) حج کیسی عبادت ہے؟

جواب: حج ایک مالی اور بدنی عبادت ہے۔

(د) حج کا عظیم الشان اجتماع کس بات کی علامت ہے؟

جواب: حج کا عظیم الشان اجتماع امت مسلمہ کی شان و شوکت اور اتحاد و یگانگت کے عملی مظاہرے کی علامت ہے۔

(ہ) قرآن مجید میں نماز کے ساتھ کس عبادت کا حکم آیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم آیا ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(ج) رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

(د) رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(ہ) تبلیغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ بھی بہت بڑی عبادات ہیں۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) زکوٰۃ کیسی عبادت ہے؟

(الف) بدنی **(ب)** مالی (ج) زبانی (د) بدنی اور مالی

(ب) حج کے عظیم الشان اجتماع سے امتِ مسلمہ کی کس چیز کا اظہار ہوتا ہے؟

(الف) شان و شوکت (ب) تعداد (ج) تقویٰ (د) سچائی اور دیانت داری

(ج) جنت کی کنجی کیا ہے؟

(الف) حج (ب) روزہ **(ج)** نماز (د) زکوٰۃ

(د) کس عبادت میں ریاکاری اور دکھلاوا نہیں ہوتا؟

(الف) نماز (ب) حج (ج) زکوٰۃ **(د)** روزہ

(ہ) کس عبادت سے مال پاک ہو جاتا ہے؟

(الف) زکوٰۃ (ب) نماز (ج) صبر و استقلال (د) دیانت داری

سرگرمی برائے طلبہ: ارکانِ اسلام کا ایک چارٹ تیار کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ اکرام: اسلامی عبادت کے روحانی اور جسمانی فوائد و ثمرات کو مدلل اور مؤثر انداز میں بیان کریں۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

Scanned with CamScanner

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. حقوق العباد کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کی ہے:
(a) عبادت (b) اطاعت (c) فرماں برداری (d) صفت

2. اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا:
(a) اپنی تعریف کے لیے (b) اپنے حکم سے
(c) اپنی عبادت کے لیے (d) اپنی فرمانبرداری کے لیے

3. نماز دین کا ہے:
(a) دروازہ (b) تالا (c) عنوان **(d) ستون**

4. نماز میں بندہ اپنے مالک کے سامنے عاجزی کے ساتھ زمین پر رکھتا ہے:
(a) اپنی ناک (b) اپنی لاٹھی (c) اپنی وردی **(d) اپنی پیشانی**

5. نماز مسلمان پر روزانہ فرض ہے:
(a) تین بار **(b) پانچ بار** (c) سات بار (d) نو بار

6. سورۃ التوبہ میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں:
(a) پانچ (b) سات **(c) آٹھ** (d) دس

7. اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ حکم دیا ہے:
(a) نماز کا (b) قرآن کی تلاوت کا
(c) زکوٰۃ کا (d) والدین کی اطاعت کا

8. اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو زیادہ پسند ہے:
(a) گلاب کی خوش بو سے (b) چنبیلی کی خوش بو سے
(c) مشک کی خوش بو سے (d) موتیا کی خوش بو سے

9. رمضان المبارک میں جکڑ دیے جاتے ہیں:
(a) قیدی **(b) شیطان** (c) گناہ گار (d) مجرم

10. روزہ داروں کے لیے جنت کے کتنے دروازے مخصوص ہیں؟
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

11. یہ ایسی عبادت ہے جس میں تمام دیگر عبادات کی روح شامل ہے:
(a) نماز (b) روزہ **(c) حج** (d) زکوٰۃ

12. حج کا اصل فائدہ ہے:
(a) جسمانی تربیت (b) اخلاقی تربیت
(c) روحانی تربیت (d) تعلیمی تربیت

13. اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے:
(a) قربانی **(b) زکوٰۃ** (c) صدقہ (d) رحم دلی

14. زکوٰۃ کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ محبت ہمدردی اور امن وسکون کی فضا پیدا ہوتی ہے:
(a) گھر میں (b) خاندان میں **(c) معاشرے میں** (d) شہر میں

15. اللہ تعالیٰ کس عبادت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا:
(a) نماز **(b) روزہ** (c) زکوٰۃ (d) جہاد

16. حج کس مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے؟
(a) صاحب حیثیت مسلمان پر (b) صاحب وقار مسلمان پر
(c) صاحب نصاب مسلمان پر **(d) صاحب استطاعت مسلمان پر**

17. حج کے عظیم الشان اجتماع سے اظہار ہوتا ہے:
(a) امت مسلمہ کی شان و شوکت کا (b) امت مسلمہ کے اتحاد کا
(c) امت مسلمہ کی طاقت کا (d) امت مسلمہ کی تعداد کا

18. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ جس نے اس طرح حج کیا کہ گناہوں اور فضول باتوں سے بچا رہا تو وہ:
(a) متقی ہو گیا (b) نمازی ہو گیا
(c) پچھلے گناہوں سے پاک ہو گیا (d) کامیاب ہو گیا

انشائیہ سوالات

1. اسلام میں عبادت کا کیا تصور ہے؟
جواب: اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے۔ اگرچہ اسلام نے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے ذریعے عبادات کا جامع نظام دیا ہے اس کے علاوہ دیگر اخلاقی، معاشی و معاشرتی تعلیمات پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی بھی درحقیقت اللہ کی عبادت ہے۔

2. نماز کیسی عبادت ہے؟
جواب: اسلامی عبادات میں نماز افضل ترین عبادت ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز دین کا ستون ہے، نماز مومن کی معراج ہے۔ ایمان کے بعد سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک نماز ہے۔

3. نماز میں بندہ کیا کرتا ہے؟
جواب: نماز میں بندہ اپنے خالق و مالک کے سامنے عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی پیشانی زمین پر رکھتا ہے اور اللہ کی بڑائی و کبریائی کا اظہار کرتا ہے۔

4. زکوٰۃ کیسی عبادت ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں؟
جواب: اسلامی عبادات میں زکوٰۃ بھی ایک اہم عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر اس کے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں بڑھ جاتی ہے اور مال کی محبت کم ہو جاتی ہے۔ اس کا اہم فائدہ یہ ہے کہ معاشرے میں ہمدردی اور امن کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

downloaded from https://infohubhmssed.com

Scanned with CamScanner

5. زکوٰۃ کے مصارف کتنے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: قرآن نے ہمیں زکوٰۃ کے مصارف سے بھی آگاہ کیا ہے سورۃ التوبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف کی وضاحت کی گئی ہے ان میں فقراء، مساکین، عاملین، نومسلم، غلام، قرض دار، اللہ کے راستے میں جہاد یا حصول علم میں مشغول اور مسافر شامل ہیں۔

6. روزہ کیسی عبادت ہے اور روزہ دار کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: روزہ بھی اسلامی عبادات میں سے اہم عبادت ہے یہ ایسی عبادت ہے جس میں ریاکاری اور دکھلاوا نہیں ہوتا اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا اجر دوں گا۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ روزہ داروں کے لیے مخصوص ہوگا۔

7. حج کیسی عبادت ہے؟

جواب: حج ایک مالی و بدنی عبادت ہے۔ یہ اسلام کا اہم رکن ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے یہ ایک ایسی جامع عبادت ہے کہ جس میں ہر عبادت کی روح شامل ہے۔ یہ روحانی تربیت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جس نے اس طرح حج کیا کہ گناہوں سے بچا رہا تو وہ پچھلے گناہوں سے بالکل پاک ہو گیا۔

8. نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے علاوہ دین اسلام میں اور کون سے اعمال عبادت کے زمرے میں شمار کیے جاتے ہیں؟

جواب: درج بالا عبادات کے علاوہ اسلام میں تبلیغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ بھی بہت بڑی عبادات ہیں۔ علاوہ ازیں روزمرہ زندگی میں دیانت داری، سچائی، عدل و انصاف، وعدے کی پابندی، کسب حلال، حقوق العباد کی ادائیگی، صبر و استقلال، عفو و درگزر، ایثار و قربانی سے کام لینا بھی عبادت ہے۔ غیر مسلموں سے حسن سلوک اور جانوروں پر رحم کرنا بھی نیک اعمال اور عبادت کے زمرے میں آتے ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو خلوص نیت اور پوری محنت سے انجام دینا بھی عبادت ہے۔

9. کس عمل کو عین عبادت کہا جاتا ہے؟

جواب: کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے اسے عبادت کہا جاتا ہے یا نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر کیا جائے تو بھی عبادت ہے۔

۲۔ دعا کی اہمیت و فضیلت

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسے عبادت کی روح قرار دیا ہے۔ جب کوئی بندہ انتہائی عاجزی و انکساری سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرتا ہے اور اسی کو حاجت روا اور کارساز سمجھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(سورۃ البقرہ، 186:2)

(پیارے پیغمبر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں تو تمہارے پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

(ب) دعا مانگنے کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دعا کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے اسے مومن کا ہتھیار قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ جن میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کی دعائیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرہ، 201:2)

پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

کوئی دعا اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت کے تحت درجہ قبولیت حاصل نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس دعا کا بہترین بدلہ عطا فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا تکبر کے مترادف ہے۔ تکبر شیطانی صفت ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے، جو اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت اس سے دعا نہیں کرتا۔

(ج) قرآن مجید میں دعا مانگنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں دعا مانگنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ المومن، 60:40)

"تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

(د) دعا مانگنے کے کوئی سے پانچ آداب بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کے آداب درج ذیل ہیں:

1- بہتر ہے کہ دعا باوضو ہو کر مانگی جائے۔ 2- دعا قبلہ رخ ہو کر مانگی جائے۔

3- دعا کے وقت ہتھیلیوں کا رخ چہرے کی جانب ہو اور دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیر لیے جائیں۔

4- دعا میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا بیان کی جائے۔ پھر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنے لیے دعا مانگی جائے۔

5- دعا کرتے وقت پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا کس کے مترادف ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا تکبر کے مترادف ہے۔

Scanned with CamScanner

(ب) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے؟

جواب: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرۃ، 201:2)

پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

(ج) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگا کرتے تھے۔

(د) اگر دعا فوراً قبول نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر دعا قبول نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے بلکہ بار بار دعا کی جائے۔

(ہ) دعا مانگتے ہوئے دل میں کیا یقین رکھنا چاہیے؟

جواب: دعا مانگتے ہوئے دل میں پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دعا کو ضرور قبول کرے گا۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) دعا کے لفظی معنی پکارنا کے ہیں۔

(ب) ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا چاہیے۔

(ج) دعا کرتے وقت پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

(د) جب کوئی اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتا ہے۔

(ہ) اصل حاجت روا اور کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور پیغمبر آخرت کی کامیابی کے لیے کیا عمل کرتے رہے؟

(الف) دعائیں دیتے رہے **(ب)** دعائیں مانگتے رہے

(ج) دن رات جاگتے رہے (د) جنگ کرتے رہے

(ب) قرآن مجید میں کن کی دعاؤں کا ذکر ہے؟

(الف) انبیاء علیہم السلام (ب) اولیائے کرام (ج) شہدا (د) صدیقین

(ج) کن حالات میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے؟

(الف) صرف مشکل حالات میں (ب) صرف سفر کے دوران

(ج) صرف خوشحالی میں **(د)** ہر قسم کے حالات میں

(د) لفظی اعتبار سے دعا کے معنی کیا ہیں؟

(الف) طلب کرنا **(ب)** پکارنا

(ج) دوڑنا (د) خرچ کرنا

(ہ) دعا مانگنے کے آداب میں شامل ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان (ب) صاف ستھرے کپڑے

(ج) قیمتی لباس (د) پرسکون ماحول

سرگرمی برائے طلبہ: سبق میں دی گئی دعائیں اور قرآن مجید میں سے کچھ اور دعائیں زبانی یاد کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی معروف دعائیں سنائیں اور ان دعاؤں کے فوائد و ثمرات سے آگاہ کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. دعا کے لفظی معنی ہیں:

(a) پکارنا (b) مانگنا (c) دینا (d) لینا

2. اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ درجے کی عبادت ہے:

(a) ذکر کرنا **(b)** دعا مانگنا (c) صلہ رحمی کرنا (d) سچ بولنا

3. نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا کو قرار دیا ہے:

(a) عبادت کی جان (b) عبادت کی طاقت

(c) عبادت کی روح (d) عبادت کا نور

4. اے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ:

(a) میں سب کا خالق ہوں (b) میں ہر چیز پر قادر ہوں

(c) میں تمہارے پاس ہوں (d) میں تمہارا پروردگار ہوں

5. نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرتے تھے:

(a) عاجزی کا اظہار کر کے (b) رو رو کر

(c) ہاتھ پھیلا کر (d) گردن جھکا کر

6. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اسے قرار دیا ہے:

(a) مومن کی طاقت (b) مومن کا تاج

(c) مومن کی تلوار **(d)** مومن کا ہتھیار

7. اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرما اور ہمیں محفوظ رکھ:

(a) گناہوں سے **(b)** دوزخ کے عذاب سے

(c) والدین کی نافرمانی سے (d) کفار کی اتباع سے

8. اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا مترادف ہے:

(a) گناہ کے (b) نافرمانی کے

(c) تکبر کے (d) ریاکاری کے

9. اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے جو:

(a) اپنی حاجت کے وقت اس سے دعا نہیں کرتا (b) اس کی عبادت نہیں کرتا

(c) اس کے احکامات کی اطاعت نہیں کرتا

(d) اپنے والدین کی فرمانبرداری نہیں کرتا

downloaded from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

دعا میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد: .10

(a) قرآن مجید کی تلاوت کی جائے
(b) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر درود پڑھا جائے
(c) اپنے لیے دعا کی جائے (d) دوسروں کے لیے دعا کی جائے

دعا مانگتے وقت دعا کرنے والے کا رخ ہو: .11

(a) مشرق کی جانب (b) شمال کی جانب
(c) جنوب کی جانب (d) قبلے کی جانب

انشائیہ سوالات

1. دعا کے لفظی اور اصطلاحی معانی تحریر کریں۔

جواب: دعا کے لفظی معنی ہیں پکارنا۔ اصطلاح میں دعا سے مراد اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتے ہوئے اس کی بارگاہ میں درخواست پیش کرنا ہے۔

2. اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کا حکم کس آیت مبارکہ میں دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ المؤمن 60:40)
اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

3. دعا مانگنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسے عبادت کی روح قرار دیا ہے۔ جب کوئی بندہ انتہائی عاجزی وانکساری سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرتا ہے اور اسی کو حاجت روا اور کارساز سمجھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد پیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (سورۃ البقرۃ 186:2)
(پیارے پیغمبر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں تو تمہارے پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

4. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اکثر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگا کرتے تھے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے، اس کی حمد وثنا کرتے، اس کی رحمتوں اور نعمتوں کا شکر بجالاتے اور سب سے آخر میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے۔

5. دعا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دعا کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دعا کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے اسے مومن کا ہتھیار قرار دیا ہے۔

6. قرآن مجید میں کن کن انبیا کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے؟

جواب: قرآن مجید میں بہت سے انبیا کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ جن میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کی دعائیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

7. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے لیے اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے لیے اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(سورۃ البقرۃ، 201:2)
پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

8. اگر کوئی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کیا بدلہ عطا فرماتے ہیں؟

جواب: کوئی دعا اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت کے تحت درجہ قبولیت حاصل نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس دعا کا بہترین بدلہ عطا فرمادے گا۔

9. اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا کیسا عمل ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا تکبر کے مترادف ہے۔ تکبر شیطانی صفت ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے، جو اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت اس سے دعا نہیں کرتا۔

10. دعا کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

جواب: 1- دعا میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا بیان کی جائے۔ پھر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنے لیے دعا مانگی جائے۔

2- دعا کرتے وقت پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔
3- دعا انتہائی عاجزی اور خشوع وخضوع سے مانگی جائے۔
4- دل میں پختہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ دعا کو ضرور قبول کرے گا۔
5- اگر دعا قبول نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے بلکہ بار بار دعا کی جائے۔

۳۔ زکوٰۃ: فضیلت اور معاشرتی اہمیت

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) زکوٰۃ کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک ہونا، بڑھنا یا نشوونما پانا۔ اصطلاح میں حلال طریقے سے کمائے گئے مال میں سے مقررہ شرح کے ساتھ متعین حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مسلمان کا مال نہ صرف پاک ہو جاتا ہے بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے اور وہ مزید بڑھتا ہے۔

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، نقدی یا سامانِ تجارت موجود ہو۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔ زکوٰۃ کسی مال یا چیز پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر جائے۔

Scanned with CamScanner

(ب) زکوۃ کے مصارف کون کون سے ہیں؟

جواب: مصارف زکوۃ سے مراد زکوۃ کے مستحق افراد ہیں۔ ان کی تعداد آٹھ ہے۔ سورۃ التوبہ میں مصارف زکوۃ کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ○ (سورۃ التوبہ، 60:9)

صدقات یعنی زکوۃ و خیرات کو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیفِ قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے۔

(ج) زکوۃ کی فضیلت و اہمیت لکھیں۔

جواب: زکوۃ اہم ترین مالی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ زکوۃ دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرۃ، 43:2)

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو بے شمار مال و دولت سے نوازا ہے اور کچھ کو کم۔ جس طرح زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی اس بات کا اظہار بھی ہے کہ مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ اس لیے اس کے حکم کے مطابق مسکین اور دوسرے مستحق لوگوں کو بھی اس میں سے حصہ دیا جائے۔ جب کوئی مسلمان مال و دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ اسلام میں زکوۃ ادا کرنے کا بہت زیادہ ثواب اور ادا نہ کرنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) زکوۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: زکوۃ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

(ب) زکوۃ دینے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے؟

جواب: زکوۃ ادا کرنے والوں کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ جتنا مال انہوں نے زکوۃ کے طور پر دیا وہ مجھ پر قرض ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں یہ قرض کئی گنا کر کے واپس کروں گا۔

(ج) زکوۃ کے دو فائدے لکھیں۔

جواب: 1- زکوۃ کی ادائیگی سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور وہ بڑھتا ہے۔
2- زکوۃ کے ذریعے امیر لوگوں کے دلوں میں غریب لوگوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے، اسی طرح غریبوں کے دلوں میں امیروں کے لیے احترام بڑھتا ہے جس سے باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے گئے مال کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے گئے مال کی حیثیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ قرض کئی گناہ بڑھا کر دے گا۔

(ہ) معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: زکوۃ کے ذریعے معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) زکوۃ کے لفظی معنی پاک ہونا، بڑھنا یا نشوونما پانا ہیں۔
(ب) زکوۃ ایک مالی عبادت ہے۔
(ج) قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔
(د) مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے۔
(ہ) زکوۃ ادا کرنے کے بعد مال پاک ہو جاتا ہے۔

4 درست جواب پر (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

(ا) زکوۃ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ☒
(ب) زکوۃ کے معنی ہیں دولت خرچ کرنا۔ ☒
(ج) زکوۃ کی ادائیگی سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ ☑
(د) زکوۃ کی رقم ادا کرنے سے دراصل مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☑
(ہ) مسلمانوں کو بھی زکوۃ دی جا سکتی ہے۔ ☑

5 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(ا) سونے کا نصاب کتنا ہے؟

(الف) ساڑھے پانچ تولے (ب) چھے تولے
(ج) ساڑھے سات تولے (د) آٹھ تولے

(ب) زکوۃ کی ادائیگی کب واجب ہو جاتی ہے؟

(الف) چھے ماہ بعد (ب) ایک سال بعد
(ج) دو سال بعد (د) تین سال بعد

(ج) مصارف زکوۃ کی تفصیل قرآن مجید کی کس سورت میں بیان کی گئی ہے؟

(الف) سورۃ البقرۃ (ب) سورۃ النساء
(ج) سورۃ التوبہ (د) سورۃ الغاشیہ

(د) زکوۃ کے ذریعے امیر لوگوں کے دلوں میں کون سا جذبہ پیدا ہوتا ہے؟

(الف) دشمنی کا (ب) منافقت کا (ج) وعدہ خلافی کا (د) ہمدردی کا

(ہ) مصارف زکوۃ کتنے ہیں؟

(الف) پانچ (ب) چھے (ج) سات (د) آٹھ

سرگرمی برائے طلبہ: طلبہ مصارف زکوۃ کا باہم مذاکرہ کریں۔
رہنمائی برائے اساتذہ کرام: بچوں کو موجودہ دور میں زکوۃ کے نظام کی اہمیت بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. زکوۃ کے لغوی معنی ہیں:
(a) پاک ہونا (b) بڑھنا (c) نشوونما پانا (d) یہ سب

downloaded from https://infohubhmssissot.com

Scanned with CamScanner

2. زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مسلمان کا مال ہو جاتا ہے:
(a) حلال (b) پاک (c) حرام (d) زیادہ

3. جن لوگوں کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، نقدی یا سامان تجارت موجود ہو اس کو کہتے ہیں:
(a) دولت (b) مال (c) نصاب (d) فطرانہ

4. سونے کا نصاب ہے:
(a) ساڑھے پانچ تولے (b) ساڑھے چھ تولے
(c) ساڑھے سات تولے (d) ساڑھے آٹھ تولے

5. چاندی کا نصاب ہے:
(a) ساڑھے باون تولے (b) ساڑھے بیالیس تولے
(c) ساڑھے پچاس تولے (d) ساڑھے پچپن تولے

6. زکوٰۃ کسی مال یا چیز پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب:
(a) اسے جمع کیے ہوئے ایک ماہ گزر جائے
(b) اسے جمع کیے ہوئے ایک سال گزر جائے
(c) اسے جمع کیے ہوئے چھ ماہ گزر جائیں
(d) اسے جمع کیے ہوئے دو سال گزر جائیں

7. مصارف زکوٰۃ سے مراد ہیں:
(a) زکوٰۃ دینے والے افراد (b) زکوٰۃ جمع کرنے والے افراد
(c) زکوٰۃ کے مستحق افراد (d) زکوٰۃ خرچ کرنے والے افراد

8. مصارف زکوٰۃ کی تعداد ہے:
(a) پانچ (b) چھے (c) سات (d) آٹھ

9. قرآن کریم کی کس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مصارف زکوٰۃ کی تفصیل بیان کی ہے؟
(a) سورۃ البقرہ (b) سورۃ التوبہ
(c) سورۃ الانفال (d) سورۃ الاحزاب

10. قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حکم دیا گیا ہے:
(a) روزہ رکھنے کا (b) حج کرنے کا
(c) زکوٰۃ دینے کا (d) قرآن کی تلاوت کرنے کا

11. زندگی، موت اور رزق کس کے ہاتھ میں ہے؟
(a) اولیا کرام رحمہم اللہ کے (b) فرشتوں کے
(c) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے
(d) اللہ تعالیٰ کے

12. زکوٰۃ کی ادائیگی اس بات کا اظہار ہے کہ:
(a) مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے
(b) مال و دولت ہمیں حلال طریقے سے کمانا چاہیے
(c) مال و دولت محتاج لوگوں میں بانٹنا چاہیے
(d) مسلمان ایک فرض کی ادائیگی کر رہا ہے

13. جب کوئی مسلمان مال و دولت اللہ کی راہ میں قربان کرتا ہے تو:
(a) غربا و مساکین خوش ہوتے ہیں (b) اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے
(c) اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے (d) اللہ تعالیٰ ثواب عطا کرتا ہے

14. زکوٰۃ کے ذریعے امیر لوگوں کے دلوں میں غریب لوگوں کے لیے پیدا ہوتی ہے:
(a) الفت (b) محبت (c) اخوت (d) ہمدردی

15. زکوٰۃ کی ادائیگی سے دلوں میں کم ہو جاتی ہے:
(a) رشتہ داروں کی محبت (b) مال کی محبت
(c) اللہ کی محبت (d) ہمسایوں کی محبت

16. زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے:
(a) دہشت گردی کا (b) چوری و ڈکیتی کا
(c) امیری و مالداری کا (d) غربت و افلاس کا

17. اسلام نے ایک سنہری معاشی نظام دیا ہے:
(a) زکوٰۃ کی بدولت (b) نماز کی بدولت
(c) اخوت کی بدولت (d) ہمدردی کی بدولت

18. زکوٰۃ کے نظام سے معاشرے کے پسے ہوئے طبقات اور محروم لوگوں کے دلوں کے اندر ختم ہو جاتا ہے:
(a) احساس کمتری (b) احساس برتری
(c) احساس محرومی (d) احساس کمزوری

انشائیہ سوالات

1. زکوٰۃ کے لغوی و اصطلاحی معانی لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک ہونا، بڑھنا یا نشوونما پانا۔ اصطلاح میں حلال طریقے سے کمائے گئے مال میں سے مقررہ شرح کے ساتھ معین حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

2. زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، نقدی یا سامانِ تجارت موجود ہو۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

3. سونے اور چاندی کا کیا نصاب ہے؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔

4. زکوٰۃ کسی مال یا چیز پر کب فرض ہوتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ کسی مال یا چیز پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر جائے۔

5. مصارف زکوٰۃ سے کیا مراد ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: مصارف زکوٰۃ سے مراد زکوٰۃ کے مستحق افراد ہیں اور ان کی تعداد آٹھ ہے۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

Scanned with CamScanner

6. قرآن مجید کی کس سورۃ میں مصارف زکوٰۃ کا بیان ہوا ہے؟

جواب: سورۃ التوبہ میں مصارف زکوٰۃ کا بیان ہوا ہے۔

7. قرآن مجید میں جس مقام پر مصارف زکوٰۃ کا بیان ہوا ہے اس آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: صدقات یعنی زکوٰۃ و خیرات تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیفِ قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے۔

8. زکوٰۃ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت: زکوٰۃ اہم ترین مالی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرہ 43:2)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو بے شمار مال و دولت سے نوازا ہے اور کچھ کو کم۔ جس طرح زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اس بات کا اظہار بھی ہے کہ مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ اس لیے اس کے حکم کے مطابق مسکین اور دوسرے مستحق لوگوں کو بھی اس میں حصہ دیا جائے۔ جب کوئی مسلمان مال و دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ اسلام میں زکوٰۃ ادا کرنے کا بہت زیادہ ثواب اور ادا نہ کرنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔

9. زکوٰۃ کے کوئی سے پانچ فوائد تحریر کریں۔

جواب: معاشرتی لحاظ سے زکوٰۃ کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1- زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور وہ بڑھتا ہے۔

2- زکوٰۃ کے ذریعے امیر لوگوں کے دلوں میں غریب لوگوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے، اسی طرح غریبوں کے دلوں میں امیروں کے لیے احترام بڑھتا ہے جس سے باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔

3- زکوٰۃ کی رقم سے قومی بہبود کے فلاحی کام مکمل ہوتے ہیں۔

4- زکوٰۃ کی ادائیگی سے دلوں میں مال کا لالچ اور محبت کم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

5- زکوٰۃ کے نظام سے معاشرے کے پسے ہوئے طبقات اور محروم لوگوں کے دلوں کے اندر احساسِ محرومی ختم ہو جاتی ہے اور وہ خود کو معاشرے کا اہم فرد سمجھنے لگتے ہیں۔

باب سوم — سیرت طیبہ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ غزوہ خیبر سے وصال تک

فتح مکہ

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) فتح مکہ کا پس منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟

جواب: صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا کہ دونوں آپس میں دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔ عرب قبائل جس فریق کے ساتھ ملنا چاہیں مل جائیں۔ بنوخزاعہ مسلمانوں کے اور بنوبکر قریش کے حلیف بن گئے پرانی دشمنی کی بنا پر بنوبکر نے بنی خزاعہ پر رات کی تاریکی میں حرم میں داخل ہو کر خون بہایا اور اس حرکت میں قریش نے بنوبکر کا ساتھ دیا۔ بنوخزاعہ نے اس واقعے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو باخبر کیا اور مدد طلب کی۔ قریش نے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاہدہ حدیبیہ کو ختم کرنے کا اعلان کیا بعد میں قریش کو اپنی بدعہدی کا احساس ہوا۔ انہوں نے ابوسفیان کو نمائندہ بنا کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں معاہدے کی تجدید کے لیے بھیجا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور وہ ناکامی کے ساتھ واپس لوٹا۔

(ب) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔

جواب: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ پہلے کافر تھے۔ بہت سے غزوات میں وہ کفار کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک رہے۔ آخر فتح مکہ کے موقع پر جب مسلمانوں کا لشکر مکہ کے قریب پہنچا تو ابوسفیان کا گزر مسلمانوں کے لشکر کے پاس سے ہوا۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابوسفیان کو گرفتار کر لیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لے آئے ان کو دعوتِ اسلام دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمان ہو گئے۔

(ج) فتح مکہ کی مناسبت سے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک پیراگراف تحریر کریں۔

جواب: جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ کو فتح کر لینے کے بعد اس میں داخل ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر سے لڑنے کے لیے قریش کے کچھ نوجوان آئے۔ معمولی سی لڑائی میں قریش کے تقریباً تیرہ بندے ہلاک ہو گئے اور باقی لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ اس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ کی گلی کوچوں سے ہوتے ہوئے کوہ صفا پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے جا ملے۔

(د) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فتح مکہ کے موقع پر مسجد حرام میں داخل ہونے کا منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

Scanned with CamScanner

جواب: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار و مہاجرین کے ساتھ مسجد حرام کے اندر تشریف لائے۔ حجر اسود کو چوما اور اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا۔

طواف کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خانہ کعبہ کی چابی لی۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی اور بیت اللہ شریف کے اندر تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسی کمان سے خانہ کعبہ کے اندر رکھے ہوئے بت گرا دیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بتوں کو ٹھوکر مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔

ترجمہ: ”حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والا ہی تھا“

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش کو کون سی تین شرطیں پیش کیں؟

جواب: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش مکہ کی طرف بھیجا اور درج ذیل تین شرطیں پیش کیں کہ ان میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیں تا کہ تمام حجت ہو جائے۔

1- بنو خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا دیں۔ 2- بنو بکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔ 3- معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کریں۔

(ب) لشکر اسلام نے مر الظہران پہنچ کر کیا کام کیا؟

جواب: لشکر اسلام نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے الگ الگ جگہ پر آگ روشن کی۔

(ج) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت افزائی کس طرح فرمائی؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عزت دی اور فرمایا کہ جو کوئی ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں پناہ لے گا اسے امان ہے۔

(د) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بتوں کو ٹھوکر مارتے ہوئے کیا فرماتے جاتے تھے؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی کمان سے بتوں کو ٹھوکر مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (سورۃ بنی اسرائیل، 81:17)

ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

(ہ) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش سے خطاب میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد قریش سے فرمایا: قریش کے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ وہ بولے: اچھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "تو میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں، جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔" "آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) قبیلہ بنو خزاعہ اور بنو بکر میں دورِ جاہلیت سے دشمنی اور لڑائیاں چلی آرہی تھیں۔

(ب) فتح مکہ کے موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔

(ج) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اہل و عیال کو امان دی۔

(د) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طواف اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر فرمایا۔

(ہ) میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں، جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) کافروں نے بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے؟

(الف) تین سو تیرہ (ب) تین سو تیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو ستر

(ب) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کی چابی کن سے لی؟

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(ب) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(ج) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(د) حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس چیز سے بتوں کو ٹھوکر مارتے جاتے تھے؟

(الف) چھڑی سے (ب) سلاخ سے (ج) کمان سے (د) تلوار سے

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھڑپ میں کتنے مشرک مارے گئے؟

(الف) قریباً بارہ (ب) قریباً تیرہ (ج) قریباً پندرہ (د) قریباً بیس

(ہ) قریش کا کون سا سردار معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کرنے کے لیے مدینہ منورہ پہنچا؟

(الف) ابوجہل (ب) ابوسفیان (ج) ابولہب (د) عتبہ

سرگرمی برائے طلبہ: فتح مکہ کے بارے میں مذاکرہ کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو فتح مکہ کے فوائد و ثمرات کے بارے میں بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان یہ طے پایا کہ وہ جنگ نہیں کریں گے۔

downloaded from https://infohubmsssed.com

Scanned with CamScanner

(a) تین سال تک (b) پانچ سال تک
(c) سات سال تک (d) دس سال تک

2. .... مسلمانوں کا حلیف بن گیا۔
(a) بنوعباس (b) بنوامیہ (c) بنوخزاعہ (d) بنوبکر

3. .... قریش مکہ کے ساتھ معاہدہ کرلیا۔
(a) بنوبکر نے (b) بنواسرائیل نے (c) بنوامیہ نے (d) بنونجار نے

4. بنوبکر نے جب بنوخزاعہ پر حملہ کیا تو بنوخزاعہ نے .... پناہ لی۔
(a) اپنے گھروں میں (b) قلعوں میں
(c) خانہ کعبہ میں
(d) مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں

5. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کی طرف .... بھیجا۔
(a) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (b) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(c) حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (d) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

6. قریش نے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ شرط قبول کرلی:
(a) بنوخزاعہ کے مقتولین کا خون بہادیں
(b) بنوبکر کی حمایت سے دست بردار ہوجائیں
(c) معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کریں (d) ان میں سے کوئی بھی نہیں

7. قریش نے اپنا نمائندہ بنا کر .... مدینہ منورہ بھیجا۔
(a) ابوسفیان کو (b) عکرمہ کو (c) عتبہ کو (d) شیبہ کو

8. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لشکر نے .... مکہ مکرمہ کی جانب پیش قدمی کی۔
(a) ۱۰ شعبان ۸ ہجری کو (b) ۱۰ رمضان ۸ ہجری کو
(c) ۱۰ شوال ۸ ہجری کو (d) ۱۰ رجب ۸ ہجری کو

9. مکہ مکرمہ پر پیش قدمی کرنے والے اسلامی لشکر کی تعداد تھی:
(a) پانچ ہزار (b) دس ہزار (c) پندرہ ہزار (d) بیس ہزار

10. حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آرہے تھے راستے میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں .... حاضر ہوئے۔
(a) مقام مرالظہران میں (b) مقام ابوا میں
(c) مقام جحفہ میں (d) مقام طائف میں

11. قریش کو .... اطلاع پہنچ چکی تھی۔
(a) اسلامی لشکر کے حملے کی (b) اسلامی لشکر کے پڑاؤ کی
(c) اسلامی لشکر کی روانگی کی (d) اسلامی لشکر کی فتح کی

12. فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے .... اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگیا۔
(a) ابوجہل (b) ابوسفیان (c) عمر فاروق (d) ابوعمرو

13. حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے جاکر .... کھڑا کردو تاکہ وہ لشکر اسلام کا نظارہ کرلیں۔
(a) میدان میں (b) خانہ کعبہ کے سامنے
(c) پہاڑ کی چوٹی پر (d) حجر اسود کے سامنے

14. حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اسلامی لشکر کو .... تقسیم کردیا۔
(a) دو حصوں میں (b) تین حصوں میں
(c) چار حصوں میں (d) پانچ حصوں میں

15. حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے لڑنے کے لیے قریش کے کچھ نوجوان آئے تو معمولی جھڑپ میں .... قریشی مارے گئے۔
(a) دس (b) گیارہ (c) بارہ (d) تیرہ

16. حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کی گلی کوچوں سے ہوتے ہوئے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے .... جاملے۔
(a) کوہ حرا پر (b) کوہ طور پر (c) کوہ صفا پر (d) کوہ مروہ پر

17. حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی .... لی۔
(a) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(b) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(c) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(d) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

18. فتح مکہ کے موقع پر بیت اللہ میں .... بت رکھے ہوئے تھے۔
(a) 350 (b) 360 (c) 370 (d) 380

19. .... حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ قریش اور بنوبکر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے:
(a) بنوخزاعہ کے ایک وفد نے (b) بنوعبدالمطلب کے ایک وفد نے
(c) بنوہاشم کے ایک وفد نے (d) بنوامیہ کے ایک وفد نے

20. حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر کا آخری پڑاؤ .... تھا:
(a) طائف میں (b) مقام جحفہ میں
(c) مرالظہران میں (d) قبا میں

21. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے تمام فوج نے کیا کیا؟
(a) جہاد کی تیاری شروع کردی (b) کفار پر حملہ کرنا شروع کردیا
(c) خیمے نصب کرنے شروع کردیے (d) الگ الگ جگہ آگ روشن کردی

22. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خیمہ کی حفاظت پر جو دستہ متعین تھا، انہوں نے .... پکڑ کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کردیا:
(a) ابوسفیان کو (b) حکیم بن حزام کو
(c) بدیل بن ورقا کو (d) خالد بن ولید کو

Scanned with CamScanner

انشائیہ سوالات

1. صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان کیا معاہدہ طے پایا؟
جواب: صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان یہ طے پایا کہ دونوں فریق دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔ عرب قبائل جس فریق کے ساتھ ملنا چاہیں مل جائیں۔

2. کون سا قبیلہ مسلمانوں کا حلیف بنا اور کون سا قبیلہ قریش مکہ کا حلیف بنا۔
جواب: بنوخزاعہ مسلمانوں کا حلیف بنا اور بنوبکر قریش مکہ کا حلیف بنا۔

3. پرانی دشمنی کی بنا پر بنوبکر نے بنوخزاعہ کے ساتھ کیا کیا؟
جواب: پرانی دشمنی کی بنا پر بنوبکر نے رات کی تاریکی میں بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔ بنوخزاعہ نے خانہ کعبہ میں مجبوراً پناہ لی لیکن بنوبکر نے خانہ کعبہ کا احترام کیے بغیر حرم ہی میں بنوخزاعہ کا خون بہایا۔

4. نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کے پاس حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کون سی تین شرطوں کے ساتھ بھیجا؟
جواب: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش مکہ کی طرف درج ذیل تین شرائط کے ساتھ بھیجا۔ ۱۔ بنوخزاعہ کے مقتولین کا خون بہا دیں۔ ۲۔ معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کریں۔ ۳۔ بنوبکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

5. قریش مکہ نے تین شرائط میں سے کس شرط کو قبول کیا۔ اور بعد میں انہیں کس چیز کا احساس ہوا؟
جواب: قریش مکہ نے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاہدہ حدیبیہ کے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جلد ہی انہیں اپنی بدعہدی کا احساس ہوا۔ انہوں نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مدینہ منورہ بھیجا تا کہ معاہدہ حدیبیہ کی پھر سے تجدید کر لیں لیکن وہ ناکام واپس لوٹا۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عزت دی اور فرمایا کہ آج کے دن (فتح مکہ کا دن) جو کوئی ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پناہ لے گا وہ امن میں رہے گا۔

6. خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو گراتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا ارشاد فرما رہے تھے؟
جواب: خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو گراتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرما رہے تھے:

وَجَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

7. بنوخزاعہ کے ایک وفد نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا عرض کیا؟
جواب: بنوخزاعہ کے ایک وفد نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ قریش اور بنوبکر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور خانہ کعبہ کی حرمت کا بھی خیال نہیں رکھا۔ ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حلیف ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہماری مدد کریں۔

8. حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی کب کی اور لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟
جواب: رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۱۰ رمضان المبارک ۸ ہجری کو مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔

9. قریش مکہ نے لشکر اسلام کی روانگی کی اطلاع کی تحقیق کے لیے کن لوگوں کو بھیجا؟
جواب: قریش کو لشکر اسلام کی روانگی کی اطلاع پہنچ چکی تھی۔ تحقیق کے لیے انھوں نے ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کو بھیجا۔

10. ابوسفیان کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ مختصراً لکھیں۔
جواب: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خیمے کی حفاظت پر دستہ متعین تھا، انھوں نے ابوسفیان وغیرہ کو دیکھ لیا اور پکڑ کر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لے گئے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابوسفیان نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت قبول کر لی اور ایمان لے آیا۔

11. جب حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا فرمایا؟
جواب: جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے لشکر کا نظارہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔

12. حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان کو کیسے عزت دی؟
جواب: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عزت دی اور فرمایا کہ جو کوئی ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں پناہ لے گا اسے امان ہے۔

13. حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیزی سے مکہ مکرمہ پہنچ کر کیا کیا؟
جواب: حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیزی سے مکہ مکرمہ پہنچے اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے امان کا پیغام لوگوں کو دیا اور قریش مکہ کو بتایا کہ ان میں مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں ہے۔

14. حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی کس سے لی؟
جواب: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طواف کے بعد خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لی۔

15. خانہ کعبہ میں کتنے بت تھے اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کیسے گرایا؟
جواب: خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کمان کے ذریعے گرا دیا۔

Scanned with CamScanner

غزوۂ حنین

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) قبیلہ بنو ہوازن کے سردار نے اسلامی لشکر سے جنگ لڑنے کے لیے کس طرح کی تیاری کی؟

جواب: بنو ہوازن کا سردار مالک بن عوف تمام قبائل کے مال مویشی، بچے اور خواتین بھی میدانِ جنگ میں ساتھ لے آیا، تاکہ ان قبائل کے جنگجو مردانگی سے لڑیں۔

(ب) غزوۂ حنین کی ابتدا میں مسلمان کیوں پسپا ہوئے؟

جواب: اسلامی لشکر رات کے وقت وادیِ حنین پہنچا۔ مالک بن عوف پہلے ہی اپنا لشکر اس وادی میں اتار کر مختلف جگہوں میں پھیلا اور چھپا چکا تھا۔ مسلمان دشمن کی موجودگی سے بالکل بے خبر تھے۔ مسلمان آگے بڑھے، تو بنو ہوازن کے جنگجوؤں نے اچانک مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی۔ اس اچانک حملے سے مسلمان سنبھل نہ سکے اور ان میں ایسی بھگدڑ مچی کہ کوئی کسی کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا ہر طرف الفرار الفرار کا سماں تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب دس آدمی رہ گئے۔ اس وجہ سے مسلمان غزوۂ حنین کی ابتدا میں پسپا ہوئے۔

(ج) غزوۂ حنین میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت کا حال بیان کریں۔

جواب: غزوۂ حنین میں کفار کے اچانک حملے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ صرف دس آدمی رہ گئے تھے۔ بھگدڑ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دائیں طرف ہو کر مسلمانوں کو آواز دی۔ "لوگو! میری طرف آؤ میں عبداللہ کا بیٹا ہوں۔" اس شدید بھگدڑ میں بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا رخ کفار کی جانب تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آگے بڑھتے ہوئے فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ — اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں — میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا، کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بلائیں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دی "بیعت رضوان والو......! کہاں ہو؟ یہ آواز سن کر تمام مسلمان مڑے اور لڑائی شروع ہو گئی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مٹھی بھر مٹی لے کر دشمن کی طرف پھینکی۔ یہ مٹی اس طرح پھیلی کہ دشمن کا کوئی آدمی ایسا نہ تھا، جس کی آنکھ اس سے بھر نہ گئی ہو۔ اس طرح دشمن کی قوت ٹوٹتی چلی گئی۔

(د) غزوۂ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: غزوۂ حنین سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ظاہری اسباب پر فخر نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے۔ شجاعت اور بہادری کے ساتھ میدان میں اترنا چاہیے۔ ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور توکل کرنا چاہیے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) وادیِ حنین مکہ مکرمہ سے کتنی دور ہے؟

جواب: وادیِ حنین مکہ مکرمہ سے چالیس کلو میٹر دور ہے۔

(ب) اوطاس کی وادی کہاں ہے؟

جواب: اوطاس کی وادی حنین سے قریب ہے۔

(ج) غزوۂ حنین کس سن ہجری میں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ حنین سن ۸ ہجری میں پیش آیا۔

(د) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کن الفاظ میں پکارا؟

جواب: بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟

(ہ) غزوۂ حنین میں بنو ثقیف کے کتنے آدمی مارے گئے؟

جواب: ستر آدمی

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) غزوۂ حنین میں اسلامی لشکر کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

(ب) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مٹھی بھر مٹی لے کر دشمن کی طرف پھینکی۔

(ج) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز بہت بلند تھی۔

(د) اسلامی لشکر رات کے وقت وادیِ حنین پہنچا۔

(ہ) اللہ تعالیٰ نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) غزوۂ حنین میں دشمن کے کتنے آدمی مارے گئے؟

(الف) پچاس (ب) ساٹھ (ج) ستر (د) اسّی

(ب) بنو ہوازن کے سردار کا نام کیا تھا؟

(الف) مالک بن عوف (ب) عدی بن عوف

(ج) مالک بن ولید (د) سفیان بن حرب

(ج) اسلامی لشکر میں مکہ مکرمہ کے نومسلم لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟

(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار (ج) تین ہزار (د) چار ہزار

(د) بھگدڑ مچ جانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنے آدمی رہ گئے؟

(الف) دس (ب) گیارہ (ج) بارہ (د) تیرہ

(ہ) غزوۂ حنین کس سن ہجری میں لڑی گئی؟

(الف) سات ہجری (ب) آٹھ ہجری

(ج) نو ہجری (د) دس ہجری

سرگرمی برائے طلبہ: اس سبق کی روشنی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بہادری اور بصیرت پر ایک مضمون تیار کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے احوال بتائیں۔

Scanned with CamScanner

معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیرالانتخابی سوالات

1. مکہ کے قریب دو جنگجو قبائل تھے:
(a) ہوازن اور بنو خزاعہ (b) ثقیف اور بنو بکر
(c) ہوازن اور ثقیف (d) بنو امیہ اور بنو ہاشم

2. غزوۂ حنین کے لیے اسلامی لشکر کی تعداد تھی:
(a) دس ہزار (b) بارہ ہزار (c) چودہ ہزار (d) پندرہ ہزار

3. وادی حنین میں اسلامی لشکر پہنچا:
(a) 6 محرم 8ھ میں (b) 6 رمضان 8ھ میں
(c) 6 شوال 8ھ میں (d) 6 ذوالحج 8ھ میں

4. دشمن نے مسلمانوں پر کمین گاہوں سے حملہ کیا:
(a) گولوں کے ساتھ (b) تلواروں کے ساتھ
(c) نیزوں کے ساتھ (d) تیروں کے ساتھ

5. اس جنگ میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سوار تھے ایک:
(a) اونٹنی پر (b) گھوڑے پر (c) سفید خچر پر (d) ہاتھی پر

6. جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جب ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز میں مسلمانوں کو آواز دی وہ صحابی تھے:
(a) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (b) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(c) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (d) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

7. حنین مکہ مکرمہ سے تقریباً کتنے کلومیٹر کے فاصلے پر ایک وادی ہے؟
(a) چالیس کلومیٹر (b) پینتالیس کلومیٹر
(c) پچاس کلومیٹر (d) پچپن کلومیٹر

8. حنین میں موجود دو قبیلے اپنے آپ کو بہت طاقتور سمجھتے تھے:
(a) اوس اور خزرج (b) بنو خزاعہ اور بنو بکر
(c) بنو قریظہ اور بنو نضیر (d) ہوازن اور ثقیف

9. بنو ہوازن کا سردار ہے:
(a) عدی بن عوف (b) مالک بن عوف
(c) مالک بن ولید (d) عبداللہ بن اُبَی

10. حنین کے قریب واقع ہے:
(a) بدر کی وادی (b) شعب ابی طالب کی وادی
(c) اوطاس کی وادی (d) احد کی وادی

11. غزوۂ حنین میں مسلمانوں میں سے بعض نے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا کہ:
(a) ہم آج ہرگز غالب نہیں آسکتے
(b) ہم آج ہرگز فتح یاب نہیں ہوسکتے
(c) ہم آج ہرگز مغلوب نہیں ہوسکتے
(d) ہم آج ہرگز شکست سے دوچار نہیں ہوسکتے

انشائیہ سوالات

1. حنین مکہ مکرمہ سے کتنے کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے؟
جواب: حنین مکہ مکرمہ سے قریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔

2. حنین میں کون سے قبائل آباد تھے اور اپنے بارے میں کیا سمجھتے تھے؟
جواب: یہاں پر موجود دو قبیلے ہوازن اور ثقیف اپنے آپ کو بہت طاقتور اور بہادر سمجھتے تھے۔

3. بنو ہوازن کے لشکر کے سردار مالک بن عوف نے اسلامی لشکر سے لڑنے کے لیے کس طرح کی تیاری کی؟
جواب: بنو ہوازن کا سردار مالک بن عوف تمام قبائل کے مال مویشی، بچے اور خواتین بھی میدانِ جنگ میں ساتھ لے آیا، تا کہ ان قبائل کے جنگجو مردانگی سے لڑیں۔ یہ تمام قبائل وادی اوطاس میں خیمہ زن ہوئے۔ اوطاس کی وادی حنین کے قریب واقع ہے۔

4. اسلامی لشکر کی روانگی مکہ مکرمہ سے حنین کی طرف کب ہوئی؟ اور اسلامی لشکر کتنے افراد پر مشتمل تھا؟
جواب: 6 شوال 8 ہجری کو اسلامی لشکر مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا۔ بارہ ہزار افراد کا لشکر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا۔ دس ہزار وہ جو فتح مکہ کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تشریف لائے اور دو ہزار مکہ کے لوگ جن میں اکثریت نومسلموں کی تھی۔

5. غزوۂ حنین کے موقع پر مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے لشکر کی کثرت دیکھ کر کیا کہا؟
جواب: غزوۂ حنین کے موقع پر مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا کہ ہم آج ہرگز مغلوب نہیں ہوسکتے۔ یہ بات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گراں گزری۔

6. غزوۂ حنین کی ابتدا میں مسلمان کیسے پسپا ہوئے؟
جواب: اسلامی لشکر رات کے وقت وادی حنین پہنچا۔ مالک بن عوف پہلے ہی اپنا لشکر اس وادی میں اتار کر مختلف جگہوں پر پھیلا اور چھپا چکا تھا۔ مسلمان دشمن کی موجودگی سے بے خبر تھے۔ مسلمان آگے بڑھے، تو بنو ہوازن کے جنگجوؤں نے اچانک مسلمانوں پر تیروں کی بارش کردی۔ اس اچانک حملے سے مسلمان سنبھل نہ سکے۔ ان میں ایسی بھگدڑ مچی کہ کوئی کسی کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔ ہر طرف افراتفری کا سماں تھا۔

7. غزوۂ حنین کے موقع پر کفار کی جانب سے اچانک حملہ ہونے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انداز کیسا تھا؟
جواب: اس شدید بھگدڑ میں بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ استقامت کا پہاڑ بنے رہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا رخ کفار کی جانب تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آگے بڑھتے ہوئے فرمارہے تھے۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ — اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ
میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں — میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

غزوۂ تبوک

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) غزوۂ تبوک کیوں پیش آیا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کا رُعب و دبدبہ پورے عرب پر بیٹھ چکا تھا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام قبول کر رہے تھے۔ اردگرد کی ریاستیں جن کے فرمانرواؤں کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پہلے ہی خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دے چکے تھے، مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔ روم کا حکمران ہرقل ان میں سرفہرست تھا۔ اس نے چالیس ہزار کا لشکر تیار کیا۔ جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اطلاع ملی، کہ رومی فوجیں مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے شام کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہو رہی ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو غزوۂ تبوک کی تیاری کا حکم دیا۔

(ب) غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کس طرح مالی مدد کی؟

جواب: مسلمانوں کے لیے قحط سالی کی وجہ سے یہ مالی تنگدستی کا زمانہ تھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے جہاد کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کو قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔
اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، ایک ہزار دینار اور دو سو اوقیہ چاندی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کی۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی اپنی اپنی استطاعت سے بڑھ کر جہاد کی تیاری میں حصہ لیا۔

(ج) مدینہ منورہ سے تبوک تک کا سفر کیسا تھا؟

جواب: مدینہ منورہ سے تبوک کا سفر انتہائی کٹھن اور دشوار گزار تھا۔ مسلمانوں نے آٹھ سو کلومیٹر کا یہ سفر انتہائی استقامت صبر حوصلے اور جواں مردی سے طے کیا، سفر کی تمام تکالیف کو عزم اور ہمت سے برداشت کیا۔

(د) رومی فوج مقابلے میں کیوں نہ آئی؟

جواب: مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کے نتیجے میں رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ہمراہ بیس دن تک تبوک کے مقام پر قیام کیا اور پھر واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ جب اسلامی فوج کی مدینہ منورہ میں واپسی کی خبر پہنچی تو عورتوں، بچوں اور بچیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسی طرح والہانہ استقبال کیا جس طرح ہجرت مدینہ کے موقع پر کیا تھا۔

(ہ) غزوۂ تبوک کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: 1- مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔
2- رومیوں اور شامیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔
3- گردونواح کی عیسائی آبادیوں پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ بڑھ گیا۔
4- بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔
اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔ کئی قبائل اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے مسلمان ہو گئے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) رومی فوجیں کس ملک کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہوئیں؟

جواب: شام کی سرحد پر۔

(ب) ہرقل نے کتنے افراد کا لشکر تیار کیا؟

جواب: چالیس ہزار۔

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے کیا پیش کیا؟

جواب: اپنے گھر کا سارا سامان۔

(د) بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی آنکھوں سے آنسو کیوں نکل پڑے؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے انھیں مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خلوص، جذبات اور جہاد پر نہ جاسکنے کی حسرت میں آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

(ہ) جیش العُسرۃ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: تنگی کا لشکر۔ یعنی وہ لشکر جو مالی تنگی کا شکار ہو۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کیا۔

(ب) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے تبوک کا طویل سفر استقامت سے طے کیا۔

(ج) بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔

(د) غزوۂ تبوک میں سوار مجاہدین کی تعداد دس ہزار تھی۔

(ہ) مسلمانوں نے آٹھ سو کلومیٹر کا فاصلہ انتہائی استقامت اور صبر سے طے کیا۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) مسلمانوں نے تبوک کے مقام پر قیام کیا:

(الف) پندرہ دن (ب) بیس دن (ج) پچیس دن (د) پچاس دن

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک میں پیش کیا؟

(الف) سارا سامان (ب) آدھا سامان
(ج) نو سو اونٹ (د) کچھ سامان

(ج) اسلامی لشکر کی جہاد پر روانگی کے وقت بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے آنسو نکل پڑے:

(الف) خوشی میں (ب) تکلیف میں
(ج) حسرت میں (د) درد سے

Scanned with CamScanner

(د) غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:

(الف) دس ہزار (ب) بیس ہزار
(ج) تیس ہزار (د) چالیس ہزار

(ر) تبوک نام ہے:

(الف) جگہ کا (ب) شخص کا (ج) شہر کا (د) دریا کا

سرگرمی برائے طلبہ: سبق میں مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی اسلام کی خاطر مالی ایثار و قربانی کے حوالے سے کمرۂ جماعت میں تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو غزوات النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مقاصد سے آگاہ کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. مسلمانوں کا رعب و دبدبہ پورے عرب پر بیٹھ چکا تھا:
(a) فتح مکہ کے بعد (b) غزوۂ احزاب کے بعد
(c) غزوۂ حنین کے بعد (d) غزوۂ احد کے بعد

2. روم کا حکمران تھا:
(a) نجاشی (b) ہرقل (c) فرعون (d) ہامان

3. غزوۂ تبوک کا موقع مسلمانوں کے لیے مالی تنگدستی کا زمانہ تھا:
(a) فصل نہ اُگنے کی وجہ سے (b) بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے
(c) قحط سالی کی وجہ سے (d) بے روزگاری کی وجہ سے

4. اپنے گھر کا سارا سامان نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا:
(a) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (b) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (d) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

5. اپنے گھر کا آدھا سامان نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:
(a) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(b) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(c) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(d) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

6. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:
(a) آٹھ سو اونٹ، دو سو گھوڑے، دو ہزار دینار اور تین سو اوقیہ چاندی
(b) نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، ایک ہزار دینار اور دو سو اوقیہ چاندی
(c) ایک سو اونٹ، نو سو گھوڑے، دو سو دینار اور ایک ہزار اوقیہ چاندی
(d) پانچ سو اونٹ، چار سو گھوڑے، پانچ ہزار دینار اور دس ہزار اوقیہ چاندی

7. غزوۂ تبوک کے موقع پر اسلامی لشکر شام کی طرف روانہ ہوا:
(a) ۷ ہجری میں (b) ۸ ہجری میں (c) ۹ ہجری میں (d) ۱۰ ہجری میں

8. اسلامی لشکر میں سوار افراد کی تعداد تھی:
(a) ۷ ہزار (b) ۸ ہزار (c) ۹ ہزار (d) ۱۰ ہزار

9. مسلمانوں نے یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر، حوصلے اور جواں مردی سے طے کیا:
(a) آٹھ سو کلومیٹر (b) چھے سو کلومیٹر
(c) سات سو کلومیٹر (d) پانچ سو کلومیٹر

10. سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کہا جاتا ہے:
(a) جیش المجاہد (b) جیش العسرۃ (c) جیش الغزوۃ (d) جیش الیسرۃ

انشائیہ سوالات

1. غزوۂ تبوک کا پس منظر کیا ہے؟ بیان کریں۔

جواب: فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کا رعب و دبدبہ پورے عرب پر بیٹھ چکا تھا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام قبول کر رہے تھے۔ اردگرد کی ریاستیں جن کے فرمانرواؤں کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پہلے ہی خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دے چکے تھے۔ کفار مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔ روم کا حکمران ہرقل ان میں سرفہرست تھا۔ اس نے چالیس ہزار کا لشکر تیار کیا۔ جب حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ اطلاع ملی، کہ رومی فوجیں مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے شام کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہو رہی ہیں، تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو غزوۂ تبوک کی تیاری کا حکم دیا۔

2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر کس طرح جہاد کی تیاری میں حصہ لیا؟

جواب: اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، ایک ہزار دینار اور دو سو اوقیہ چاندی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کی۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی اپنی اپنی استطاعت سے بڑھ کر جہاد کی تیاری میں حصہ لیا۔

3. غزوۂ تبوک کے موقع پر کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جہاد میں شریک ہونے سے کیوں روک دیا؟

جواب: بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اس قدر بے سروسامان تھے، کہ وہ جہاد کی تیاری میں حصہ نہ لے سکے۔ انھوں نے اپنی جانیں بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ انھیں بھی جہاد فی سبیل اللہ میں ساتھ لے جایا جائے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے انھیں مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا۔

downloaded from https://infohubhassissed.com/

Scanned with CamScanner

4. اسلامی لشکر شام کی طرف کب روانہ ہوا اور لشکر کی تعداد کیا تھی؟
جواب: اسلامی لشکر 9 ہجری کو شام کی طرف روانہ ہوا اور لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی۔

5. سواریوں کی کمی کے باعث کتنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے ایک اونٹ تھا؟
جواب: سواریوں کی کمی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔ اٹھارہ آدمیوں کے لیے ایک اونٹ تھا۔

6. مسلمانوں نے شام تک کا طویل سفر کیسے طے کیا؟
جواب: مسلمانوں نے آٹھ سو کلومیٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر، حوصلے اور جواں مردی سے طے کیا۔ سفر کی تمام تر تکالیف کو عزم اور ہمت سے برداشت کیا۔

7. غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کو جیش العسرۃ کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: سامان کی کمی اور سفر کی تکالیف کی وجہ سے اسلامی لشکر کو جَیشُ العُسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

8. مسلمانوں نے رومی لشکر پر فتح کیسے حاصل کی؟
جواب: مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کے نتیجے میں رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔

9. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ تبوک کے مقام پر کتنے دن قیام فرمایا؟
جواب: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ بیس دن تک تبوک کے مقام پر قیام کیا اور پھر واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

10. جب اسلامی فوج کی فتح کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو اہلِ مدینہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کیسے استقبال کیا؟
جواب: جب اسلامی فوج کی فتح کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو عورتوں، بچوں اور بچیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسی طرح والہانہ استقبال کیا جس طرح ہجرتِ مدینہ کے موقع پر کیا تھا۔

11. غزوۂ تبوک سے حاصل ہونے والے نتائج تحریر کریں۔
جواب: اس غزوہ کے درج ذیل نتائج برآمد ہوئے:
1- مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔
2- رومیوں اور شامیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔
3- گرد و نواح کی عیسائی آبادیوں پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ بڑھ گیا۔
4- بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔
5- اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔ کئی قبائل اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے مسلمان ہو گئے۔

12. غزوۂ تبوک کے واقعے سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟
جواب: اس سبق سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے دل کا تقویٰ اور نیتوں کو دیکھتا ہے اور خالص نیت ہونے کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ اگر ہم سیرتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور سیرتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنا لیں تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

خطبہ حجۃ الوداع

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) خطبہ حجۃ الوداع کے پس منظر کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
جواب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سن ۱۰ ہجری کو حج کا ارادہ فرمایا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار مسلمان حج کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھ سو اونٹ لے کر روانہ ہوئے، مدینہ منورہ سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ذوالحلیفہ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں نے احرام باندھا۔ دوسرے دن حج کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں تشریف لائے اور اہل ایمان کے لیے ایک تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

(ب) عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: اے لوگو! تمھاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور تمھارا ان پر حق ہے۔ تمھارا حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستر کو کسی دوسرے سے پامال نہ کرائیں اور تمھاری اجازت کے بغیر کسی ایسے آدمی کو گھر میں نہ آنے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور کوئی بے حیائی کا کام نہ کریں اور تم نے انھیں اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم نے انھیں اپنے لیے حلال کیا۔ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو۔

(ج) خطبہ حجۃ الوداع میں اسلامی مساوات کی اہمیت بیان کریں۔
جواب: اے لوگو! تمھارا رب ایک ہے اور تمھارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ کسی عربی کو غیر عربی پر اور کسی غیر عربی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔ تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔
رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے قبل لوگ مختلف طبقات میں تقسیم تھے۔ غلام آقا کی برابری نہیں کر سکتے تھے۔ لوگ سرداروں کے ساتھ گفتگو کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ ساری سرحدیں توڑ کر انسانوں کو برابر کر دیا اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دیا۔

(د) خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں جان، مال اور عزت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔
جواب: عرب میں جان، مال اور عزت کی کوئی ضمانت اور حفاظت نہ تھی جو جس کو چاہتا قتل کر دیتا تھا اور جس کا مال چاہتا تھا چھین لیتا تھا اس طرح کسی کے ہاتھوں کسی کی عزت محفوظ نہ تھی۔ حقیقت میں ایک صحت مند اور مثالی معاشرہ اسی صورت میں وجود میں آ سکتا ہے جب جان، مال اور عزت کو تحفظ حاصل ہو۔

(ہ) ہدایتِ الٰہی کا ذریعہ کون سا ہے اور اس کو اپنانے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟
جواب: ہدایتِ الٰہی کا واحد ذریعہ قرآن مجید اور سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ ان دونوں کی تعلیمات پر عمل کر کے پوری امت باعزت اور کامیاب زندگی گزار سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس تاریخ کو مکہ مکرمہ حج کے لیے روانہ ہوئے؟

جواب: 26 ذیقعدہ۔

(ب) ذوالحجہ کی کس تاریخ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: 4 ذوالحجہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو فرمایا: "اے اللہ اس گھر کو اور زیادہ شرف عطا کر۔"

(ج) خطبہ حجۃ الوداع میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے امانت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: خبردار! جس کے پاس کسی کی امانت ہو، پس اسے چاہیے کہ وہ مالک کو لوٹا دے۔

(د) اطاعتِ امیر کی اہمیت کے متعلق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اگر کٹی ہوئی ناک والا حبشی تمھارا امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

(ہ) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کس بات کی گواہی لی؟

جواب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے اور حقِ نبوت ادا کر دیا ہے اور پوری خیر خواہی فرما دی ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) فتح مکہ کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کو تمام بتوں سے پاک کر دیا۔

(ب) خبردار ہر مجرم کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔

(د) خطبہ حجۃ الوداع میں امن و آشتی کی تعلیم دی گئی ہے۔

(ہ) اے لوگو! تمھاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور تمھارا ان پر حق ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) خطبہ حجۃ الوداع سننے والے مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

(الف) ایک لاکھ چوبیس ہزار (ب) ایک لاکھ چوالیس ہزار
(ج) ایک لاکھ چون ہزار (د) ایک لاکھ چودہ ہزار

(ب) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع کس سن ہجری کو دیا؟

(الف) سات ہجری (ب) آٹھ ہجری (ج) نو ہجری (د) دس ہجری

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع کس میدان میں ارشاد فرمایا؟

(الف) عرفات (ب) منیٰ (ج) اُحد (د) بدر

(د) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کتنے حج کیے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(ہ) خطبہ حجۃ الوداع میں فضیلت کا معیار کس کو قرار دیا ہے؟

(الف) ذات برادری (ب) مال و دولت
(ج) جاہ و منصب (د) تقویٰ

سرگرمی برائے طلبہ: خطبہ حجۃ الوداع کی عصرِ حاضر میں اہمیت کے موضوع پر تحریری مقابلہ کا اہتمام کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوعات پر مختلف کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد خطبہ حجۃ الوداع کی موجودہ دور میں اہمیت طلبہ کو بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. فتح مکہ کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کو پاک کر دیا تھا:

(a) مشرکین سے (b) منافقین سے (c) یہودیوں سے (d) بتوں سے

2. "لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رب کی تسبیح کرو اور اللہ سے مغفرت چاہو" یہ کس سورۃ میں فرمایا گیا ہے؟

(a) سورۃ نصر میں (b) سورۃ بلد میں
(c) سورۃ تکاثر میں (d) سورۃ ھمزہ میں

3. سورۃ نصر کے نازل ہونے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہو گیا کہ وقت قریب آ گیا ہے:

(a) فتح کا (b) جنگ کا
(c) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کا
(d) حج کا

4. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کرنے کا ارادہ کیا:

(a) ۱۰ ہجری کو (b) ۹ ہجری کو (c) ۸ ہجری کو (d) ۷ ہجری کو

5. حج کے سفر میں شریک ہونے کے لیے تمام قبائل میں اعلان کر دیا گیا، چند ہی دنوں میں مسلمانوں کا مجمع جمع ہو گیا:

(a) ایک لاکھ دس ہزار (b) ایک لاکھ بارہ ہزار
(c) ایک لاکھ چودہ ہزار (d) ایک لاکھ سولہ ہزار

6. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے:

(a) 26 شوال کو (b) 26 ذیقعدہ کو (c) 26 ذی الحجہ کو (d) 26 محرم کو

downloaded from https://informubinmissed.com/

Scanned with CamScanner

7. حج کے سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھ قربانی کے لیے اونٹ لیے:

(a) 100 (b) 150 (c) 200 (d) 300

8. مدینہ منورہ سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں نے حج کا احرام باندھا:

(a) یلملم (b) قبا (c) طائف (d) ذوالحلیفہ

9. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے:

(a) یکم ذوالحجہ کو (b) ۳ ذوالحجہ کو (c) ۴ ذوالحجہ کو (d) ۱۰ ذوالحجہ کو

10. ۸ ذوالحجہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ سے تشریف لائے:

(a) مزدلفہ (b) منیٰ (c) عرفات (d) شام

11. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میدان عرفات میں تشریف لائے:

(a) خچر پر سوار ہو کر (b) گھوڑے پر سوار ہو کر
(c) اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر (d) پیدل چل کر

12. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی میں کتنے حج کیے؟

(a) ۵ (b) ۳ (c) ۲ (d) ۱

13. میدان عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع سننے والوں کی تعداد تھی:

(a) ایک لاکھ چوبیس ہزار (b) ایک لاکھ تیس ہزار
(c) ایک لاکھ چالیس ہزار (d) ایک لاکھ پچاس ہزار

14. اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے باپ ہیں:

(a) حضرت آدم علیہ السلام
(b) حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
(c) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (d) حضرت ابراہیم علیہ السلام

15. کسی عربی کو غیر عربی پر اور کسی غیر عربی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں:

(a) مگر مساوات کے سبب (b) مگر تقویٰ کے سبب
(c) مگر اخوت کے سبب (d) مگر ہمدردی کے سبب

16. زمانہ جاہلیت کا ختم کر دیا گیا ہے:

(a) ظلم (b) علم (c) سود (d) مال

17. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے پوچھا کہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا:

(a) ایک مرتبہ (b) دو مرتبہ (c) تین مرتبہ (d) چار مرتبہ

18. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا:

(a) اپنی نگاہ کو (b) اپنی شہادت کی انگلی کو
(c) اپنی گردن کو (d) اپنے چہرے کو

انشائیہ سوالات

1. سورۃ النصر میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ النصر میں فرمایا گیا کہ اب لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رب کی تسبیح کرو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو۔

2. سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا معلوم ہو گیا؟

جواب: سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہو گیا کہ اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے۔

3. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کرنے کا ارادہ کب فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنے لوگوں نے حج کیا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ۱۰ ہجری کو باقاعدہ حج کرنے کا ارادہ کیا، تمام قبائل میں اعلان کر دیا گیا کہ وہ اگر چاہیں تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج ادا کر سکتے ہیں۔ اس اعلان پر مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے لبیک کہا اور تمام اطراف سے مسلمان گروہ در گروہ مدینہ منورہ میں جمع ہونا شروع ہوئے اور چند ہی دنوں میں ایک لاکھ چودہ ہزار مسلمانوں کا مجمع جمع ہو گیا۔

4. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں کو لے کر مکہ مکرمہ کس تاریخ کو روانہ ہوئے؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام مسلمانوں کو ساتھ لے کر 26 ذیقعدہ کو مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے۔

5. مکہ مکرمہ داخل ہونے کے بعد جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نظر خانہ کعبہ پر پڑی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

جواب: 4 ذوالحجہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو فرمایا "اے اللہ اس گھر کو اور زیادہ شرف عطا کر۔"

6. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس حج کو حجۃ الوداع کیوں کہتے ہیں؟

جواب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی میں صرف ایک حج ادا کیا اور اس کے چند ماہ بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہو گیا اس لیے اس حج کو حجۃ الوداع یا الوداعی حج کہتے ہیں۔

7. تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتے ہوئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نیک کام کرنے پر زور دیتا ہوں۔
اے لوگو! تمھارا رب ایک ہے اور تمھارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ کسی عربی کو غیر عربی پر اور کسی غیر عربی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔ تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔

8. مجرم کے وبال سے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: خبردار! ہر مجرم کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار ہے۔

9. امیر کی اطاعت کے بارے میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: اگر کٹی ہوئی ناک والا حبشی تمھارا امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

10. خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر گمراہی سے بچنے کے بارے میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک انھیں تھامے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ دو چیزیں یہ ہیں: قرآن مجید اور میری سنت۔

11. حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی تصدیق کروانے کے بعد کیا فرمایا؟
جواب: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے پوچھا کہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے اور حقِ نبوت ادا کر دیا ہے اور پوری خیر خواہی فرما دی ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر تین مرتبہ فرمایا کہ یا اللہ! گواہ رہنا، پس جو یہاں موجود ہیں وہ اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

وصال

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔
(ا) علالت کے دوران آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری خطبہ میں کیا فرمایا؟
جواب: نماز کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! اگر کسی کا مجھ پر کوئی حق ہے تو مجھ سے لے لے۔ اگر میں نے کسی پر ظلم کیا ہے تو مجھ سے بدلہ لے لے یا معاف کر دے تاکہ میں اپنے رب کے پاس بالکل پاک ہو کر جاؤں۔

(ب) آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خطبہ سے فارغ ہو کر کہاں گئے اور کیا کام کیا؟
جواب: خطبہ مبارکہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف فرما ہوئے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس جو اشرفیاں پڑی تھیں انھیں منگوا کر غریبوں میں تقسیم کر دیا اور اعلان کیا کہ پیغمبر کوئی ترکہ نہیں چھوڑتے۔ ان کا جو بھی ترکہ ہوگا وہ بیت المال میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کی بہبود پر خرچ ہوگا۔

(ج) وصال والے دن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کیا کیفیت تھی؟ تحریر کریں۔
جواب: وصال والے دن طبیعت کو ذرا سکون ہوا مگر تھوڑی ہی دیر بعد طبیعت خراب ہو گئی اور بے چینی بڑھتی گئی۔ چہرہ مبارک پر پسینہ آتا رہا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر پریشان تھیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج کے بعد تمھارا باپ بے چین نہیں ہوگا۔ آخر سہ پہر کے وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسواک کی اور پھر انگلی اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ اب صرف بڑا رفیق درکار ہے۔ اس کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہو گیا۔

2 مختصر جواب لکھیں۔
(ا) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی علالت کے دوران مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نماز کس نے پڑھائی؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

(ب) طبیعت سنبھلنے کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کن دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سہارے مسجد میں تشریف لائے؟
جواب: طبیعت سنبھلنے کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے۔

(ج) نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی کیا کیفیت تھی؟
جواب: وصال کی خبر سنتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم انتہائی غمگین ہو گئے۔ بعض کو تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کا یقین ہی نہیں آتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ تلوار لے کر باہر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وصال فرما گئے ہیں میں اس کا سر اڑا دوں گا۔

(د) آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال کب ہوا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک کتنی تھی؟
جواب: آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال 12 ربیع الاول 11 ہجری بروز سوموار کو ہوا۔ اس وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

Scanned with CamScanner

(ہ) وصال کے بعد کن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو غسل دیا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

(ب) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 19 صفر 11 ہجری کو علیل ہو گئے۔

(ج) اے لوگو! اگر کسی کا مجھ پر کوئی حق ہے تو مجھ سے لے لے۔

(د) وصال کی خبر سنتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم انتہائی غمگین ہو گئے۔

(ہ) اب صرف بڑا رفیق درکار ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال کتنی عمر میں ہوا؟

(الف) باسٹھ سال (ب) تریسٹھ سال
(ج) ستر سال (د) اسی سال

(ب) وصال کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس ام المومنین کے حجرے میں تھے؟

(الف) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ج) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(د) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال کس سن ہجری میں ہوا؟

(الف) 11 ہجری (ب) 12 ہجری (ج) 13 ہجری (د) 14 ہجری

(د) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس مہینے میں بیمار ہوئے؟

(الف) شوال (ب) صفر (ج) ربیع الاول (د) محرم

(ہ) وصال کے وقت کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمت مسلمہ کو سنبھالا؟

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرگرمی برائے طلبہ: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے حوالے سے مضمون تحریر کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: سیرت کی کتب سے مطالعہ کرنے کے بعد وصال والے دن سے متعلق مزید معلومات بچوں کو دیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے:
(a) مدینہ منورہ (b) شام (c) روم (d) طائف

2. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنا زیادہ وقت گزارتے تھے:
(a) جہاد میں (b) عبادتِ الٰہی میں (c) قبرستان میں (d) غارِ حرا میں

3. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ علیل ہو گئے:
(a) 19 صفر 10 ہجری کو (b) 19 محرم 11 ہجری کو
(c) 19 صفر 11 ہجری کو (d) 19 ربیع الاول 11 ہجری کو

4. علالت کے چوتھے روز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے:
(a) قبا میں (b) جنت المعلیٰ میں (c) مکہ مکرمہ میں (d) جنت البقیع میں

5. بیماری کی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن سے اجازت لے کر سکونت اختیار فرمائی:
(a) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں
(b) مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں
(c) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں
(d) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں

6. سب سے آخری نماز جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھائی تھی وہ نماز تھی:
(a) فجر کی (b) مغرب کی (c) عصر کی (d) عشاء کی

7. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ:
(a) میں خود نماز پڑھاؤں گا
(b) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے
(c) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے
(d) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے

8. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی:
(a) پانچ دن تک (b) چار دن تک (c) دو دن تک (d) تین دن تک

9. ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت ذرا سنبھلی تو دو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سہارے مسجد میں تشریف لائے:
(a) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے

downloaded from https://infohubhmsised.com/

Scanned with CamScanner

(b) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے
(c) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضیل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے
(d) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے

10. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر بیماری کی شدت دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک صاحبزادی پریشان تھیں:
(a) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (b) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(c) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (d) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

11. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کا واقعہ پیش آیا:
(a) 9 ربیع الاول 11 ہجری (b) 10 صفر 11 ہجری
(c) 12 ربیع الاول 11 ہجری (d) 13 ربیع الاول 10 ہجری

انشائیہ سوالات

1. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کب علیل ہوئے؟
جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 19 صفر 11 ہجری کو علیل ہوگئے۔

2. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مرض نے کب شدت اختیار کرلی؟
جواب: علالت کے چوتھے روز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جنت البقیع نامی قبرستان میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر مرض نے مزید شدت اختیار کرلی۔

3. علالت کے دنوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کہاں سکونت اختیار کی؟
جواب: علالت کے دنوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے باقی ازواج سے اجازت لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں سکونت اختیار فرمائی۔

4. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بیماری کی حالت میں کب تک نمازیں پڑھاتے رہے؟
جواب: جب تک آمدورفت کی قدرت رہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسجد میں نماز پڑھانے کے لیے تشریف لاتے رہے۔

5. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کے بارے میں کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کن الفاظ میں معذرت کی؟
جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے معذرت کی کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! میرے والد نہایت نرم دل والے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جگہ ان سے کھڑا نہ ہوا جائے گا۔

6. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کیا؟
جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز سن کر پیچھے ہٹنے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اشارہ سے منع کردیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔

7. عشا کی نماز کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبے میں کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: نماز کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! اگر کسی کا مجھ پر کوئی حق ہے تو مجھ سے لے لے۔ اگر میں نے کسی پر ظلم کیا ہے تو مجھ سے بدلہ لے لے یا معاف کردے تاکہ میں اپنے رب کے پاس بالکل پاک ہوکر جاؤں۔

8. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں جو اشرفیاں پڑی تھیں، ان کا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟
جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جو اشرفیاں پڑی تھی انھیں منگوا کر غریبوں میں تقسیم کردیا اور اعلان کیا کہ پیغمبر کوئی ترکہ نہیں چھوڑتے۔ ان کا جو بھی ترکہ ہوگا وہ بیت المال میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کی بہبود پر خرچ ہوگا۔

9. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے قریب کی کیفیت کو بیان کریں۔
جواب: وصال والے دن طبیعت کو ذرا سکون ہوا مگر تھوڑی ہی دیر بعد طبیعت خراب ہوگئی اور بے چینی بڑھتی گئی۔ چہرہ مبارک پر پسینہ آتا رہا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر پریشان تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج کے بعد تمہارا باپ بے چین نہیں ہوگا۔ آخر سہ پہر کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک کی اور پھر انگلی اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ اب صرف بڑا رفیق درکار ہے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوگیا۔

10. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال کب ہوا اور اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک کیا تھی؟
جواب: یہ واقعہ 12 ربیع الاول 11 ہجری بروز سوموار کو پیش آیا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

11. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم اطہر کو کن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غسل دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کہاں دفن کیا گیا؟
جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو غسل دیا۔ اگلے روز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جسم اطہر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں دفن کردیا گیا۔

Scanned with CamScanner

باب چہارم / اخلاق وآداب

تعارف: اسلام نے تعلیم وتربیت اور درس وتدریس کے ذریعے معاشرے کے افراد میں اعلیٰ اخلاقی اوصاف پیدا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جن سے وہ معاشرے کے بہترین اور مفید رکن بن سکیں۔ اخلاق وآداب کا تعلق معاشرتی زندگی سے ہے۔ اس باب میں طلبہ کے لیے عملی اور معاشرتی زندگی متوازن اور خوبصورت انداز میں گزارنے کے حوالے سے معلومات دی گئی ہیں۔ اسلام کا مقصد ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جو اعلیٰ اخلاق اور آداب سے مزین ہو۔ ان اوصاف میں سے چند کا مطالعہ اس باب میں کریں گے۔

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) سخاوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کے بندوں پر خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

(ب) بخل کسے کہتے؟ وضاحت کریں۔

جواب: بخل سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی جائز ضروریات مثلاً خوراک، لباس، علاج اور سفر وغیرہ پر مناسب طریقے سے خرچ کرے اور نہ دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے، بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں رہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے سخت ناپسند کیا ہے۔ سخاوت کرنے والے کو سخی اور بخل کرنے والے کو بخیل کہتے ہیں۔

(ج) سخاوت کے بارے میں اسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا ہے؟

جواب: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود بھی بے حد سخی تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی اس کا درس دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی شاندار مثالیں قائم کیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے ہمیشہ غریبوں، محروموں، یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کی۔ غلاموں کا خاص خیال رکھا اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "بے شک اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔"

(د) سخاوت کے متعلق اسوۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تحریر کریں۔

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سخاوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سخاوت کی بہترین مثالیں ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو سخاوت کی وجہ سے لقب ہی غنی مشہور ہو گیا۔

(ہ) سخاوت کے معاشرتی فوائد قلم بند کریں۔

جواب: سخاوت کو اپنانے سے اخلاق وکردار میں حسن پیدا ہوتا ہے اور دولت کی ہوس ختم ہو جاتی ہے۔ قلبی طہارت وپاکیزگی اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ امیر اور غریب میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔ سخاوت سے معاشی خوشحالی کا آغاز ہوتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے معاشرے میں دولت کی گردش یکساں رہتی ہے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) سخاوت سے متعلق کوئی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کون ہے جو اللہ کو نیک نیت اور خلوص سے قرض دے تو وہ اس کو اس سے دگنا عطا کرے اور اس کے لیے عزت کا صلہ یعنی جنت ہے۔ (سورۃ الحدید، 11:57)

(ب) سخاوت کرنے کی تعریف میں ایک حدیث لکھیں۔

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"صرف دو آدمیوں کے ساتھ رشک کرنا چاہیے، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے صحیح جگہوں پر خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت سے نوازا اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے۔"

(ج) سخی اور بخیل کے عمل کی وضاحت کریں۔

جواب: سخی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کے بندوں پر خرچ کرتا ہے اور بخیل دولت ہونے کے باوجود نہ اپنی جائز ضروریات پر خرچ کرتا ہے اور نہ ضرورت مندوں کو دیتا ہے۔

(د) بخل سے بچنے کے متعلق حدیث لکھیں۔

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے اور بخل سے بچتے ہیں۔

(ہ) غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال خرچ کیا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا مال اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال خرچ کیا۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) سخاوت کرنے والے کو سخی کہتے ہیں۔

(ب) بخل کرنے والے کو بخیل کہتے ہیں۔

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں گیا۔

(د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سخاوت کی وجہ سے لقب ہی غنی مشہور ہو گیا۔

(ہ) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) سخاوت کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) بخیل (ب) سخی (ج) منافق (د) حاسد

(ب) سخاوت کے مقابلہ میں کون سا لفظ آتا ہے؟

(الف) عدالت (ب) شجاعت (ج) بخل (د) مساوات

(ج) سخاوت کی وجہ سے کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب غنی مشہور ہو گیا؟

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned with CamScanner

(د) غزوۂ تبوک کے موقع پر کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا؟
(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(و) اللہ تعالیٰ کس عمل کو پسند کرتا ہے؟
(الف) منافقت کو (ب) بزدلی کو (ج) سخاوت کو (د) ریاکاری کو

سرگرمی برائے طلبہ: اپنے کمرۂ جماعت میں اساتذہ کرام کی زیر نگرانی سخاوت کے موضوع پر ایک خاکہ پیش کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو بتائیں کہ پیشہ ور بھکاریوں کی بجائے اپنے خاندان، گلی، محلے کے مستحق لوگوں کی مالی معاونت کرنا زیادہ بہتر ہے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامنیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. دولت ہونے کے باوجود اپنی جائز ضرورت پر خرچ نہ کرنا کہلاتا ہے:
(a) بخل (b) حسد (c) بغض (d) غیبت

2. اسلام میں بخیل شخص کی گئی ہے۔
(a) مرمت (b) مذمت (c) بے عزتی (d) بے ادبی

3. رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں گیا:
(a) کوئی دوست (b) کوئی یتیم (c) کوئی سائل (d) کوئی عامل

4. حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کی وجہ سے لقب ہی مشہور ہو گیا:
(a) صادق (b) امین (c) غنی (d) عابد

5. اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کے بندوں پر خرچ کرنا کہلاتا ہے:
(a) سخاوت (b) صدقہ (c) خیرات (d) بخل

6. سخاوت میں دکھلاوا اور نمود و نمائش نہیں ہونی چاہیے ورنہ وہ ہو گی:
(a) زیادتی (b) ریاکاری (c) بے حیائی (d) حرص

7. انسان دولت رکھتے ہوئے بھی اپنی جائز ضروریات پر خرچ نہ کرے تو یہ کہلاتا ہے:
(a) سخاوت (b) چغل خوری (c) بخل (d) غیبت

8. آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے شاندار مثالیں قائم کیں:
(a) گھر کے نظام کو بہتر کرنے کی (b) لوگوں کی مدد کرنے کی
(c) علم حاصل کرنے کی (d) اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی

9. اللہ کے نیک بندے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں:
(a) رفاہ عامہ کے کاموں میں (b) سیر و تفریح میں
(c) لوگوں تک علم پہنچانے میں (d) ابتدائی طبی امداد دینے میں

10. اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ اگر اللہ مال و دولت سے محروم کر دے تو:
(a) بھیک مانگنی چاہیے
(b) قناعت کی زندگی اختیار کرنی چاہیے
(c) قرض مانگ لینا چاہیے
(d) اللہ تعالیٰ سے مال میں اضافے کی دعا کرنی چاہیے

11. کس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مال راہ خدا میں خرچ کیا؟
(a) غزوۂ احد کے موقع پر (b) غزوۂ حنین کے موقع پر
(c) غزوۂ احزاب کے موقع پر (d) غزوۂ تبوک کے موقع پر

12. سخاوت کو اپنانے سے حسن پیدا ہوتا ہے:
(a) ظاہر و باطن میں (b) قول و فعل میں (c) اخلاق و کردار میں (d) حق و باطل میں

انشائیہ سوالات

1. اللہ کے نیک بندے سخاوت کا مظاہرہ کیسے کرتے ہیں؟
جواب: اللہ کے نیک بندے ہمیشہ غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلانے، رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ جب بھی معاشرے میں کوئی قدرتی آفت آتی ہے تو کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال کو خرچ کرتے ہیں۔

2. اسلامی تعلیمات ہمیں کیا سکھاتی ہیں؟
جواب: اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت سے محروم کر دے، تو قناعت کی زندگی اختیار کرنی چاہیے۔ اگر مال اور دولت سے نواز دے، تو سخاوت کی زندگی گزارنی چاہیے۔

3. کن دو آدمیوں کے ساتھ رشک کرنا چاہیے؟
جواب: "صرف دو آدمیوں کے ساتھ رشک کرنا چاہیے، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے صحیح جگہوں پر خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے۔

4. سخاوت اور بخل کا مفہوم تحریر کریں۔
جواب: سخاوت اور بخل کا مفہوم: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کے بندوں پر خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ سخاوت کے کئی طریقے ہیں۔ مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کے اخراجات برداشت کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور رفاہ عامہ کے کام کرنا وغیرہ۔ سخاوت میں دکھلاوا اور نمود و نمائش نہیں ہونی چاہیے ورنہ وہ ریاکاری ہو گی اور نہ ہی یہ خواہش ہو کہ لینے والا اچھا بدلہ دے گا۔

downloaded from https://infomobhmssisted.com

Scanned with CamScanner

بخل سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی جائز ضروریات مثلاً خوراک، لباس، علاج اور سفر وغیرہ پر مناسب طریقے سے خرچ کرے اور نہ دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے، بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں رہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے سخت ناپسند کیا ہے۔ سخاوت کرنے والے کو سخی اور بخل کرنے والے کو بخیل کہتے ہیں۔

5. اسلام میں سخاوت کی اہمیت اور بخل کی مذمت کس انداز سے بیان کی گئی ہے؟

جواب: سخاوت کی اہمیت اور بخل کی مذمت: اسلام میں سخی کا بہت بڑا مقام ہے، جبکہ بخیل شخص کی مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کون ہے جو اللہ کو نیک نیت اور خلوص سے قرض دے تو وہ اس کو اس سے دگنا عطا کرے اور اس کے لیے عزت کا صلہ یعنی جنت ہے۔ (سورۃ الحدید، 11:57)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اور جو اپنے نفسوں کی کنجوسی سے بچا لیے گئے، یقیناً یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (سورۃ الحشر، 9:59)

6. سخاوت کے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسوۂ حسنہ تحریر کریں۔

جواب: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود بھی بے حد سخی تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس کا درس دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی شاندار مثالیں قائم کیں۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ غریبوں، محروموں، یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کی۔ غلاموں کا خاص خیال رکھا اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "بے شک اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔"

7. سخی آدمی اور بخیل آدمی کا سخاوت سے متعلق کیا رویہ ہوتا ہے؟

جواب: اللہ کے نیک بندے ہمیشہ غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلاتے، رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ جب بھی معاشرے میں کوئی قدرتی آفت آتی تو کمربستہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس بخیل لوگ ہمیشہ مال اور دولت کے حساب میں گم رہتے ہیں۔ دولت پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی جائز ضروریات پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے۔

8. بخیل لوگ کے بارے میں قرآن نے کیا وعید بیان کی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو مال کو جمع کرتا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا۔ ہرگز نہیں وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (سورۃ الھمزہ، 104:2تا4)

9. سخاوت کے بارے میں اسلامی تعلیمات ہمیں کیا سکھاتی ہیں؟

جواب: اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت سے محروم کر دے، تو قناعت کی زندگی اختیار کرنی چاہیے۔ اگر مال اور دولت سے نواز دے، تو سخاوت کی زندگی گزارنی چاہیے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"صرف دو آدمیوں کے ساتھ رشک کرنا چاہیے، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے صحیح جگہوں پر خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے۔"

10. اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے کوئی واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی گئی اور اس کا سارا گوشت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا گیا۔ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ بکری میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ یہ دستی اس کی باقی ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس دستی کے علاوہ جو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے وہی درحقیقت باقی اور کام آنے والا ہے۔

میانہ روی

مشقی سوالات کا حل

1. تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) میانہ روی کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: میانہ روی کا معنی ہے درمیانی راستہ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زندگی گزارتے ہوئے تمام معاملات میں درمیانی راستہ اپنایا جائے۔ میانہ روی، اعتدال پسندی ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا بہترین اصول ہے۔

(ب) عبادات میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام میں عبادت اور بندگی کرنے کے جتنے بھی اوقات مقرر کیے ہیں ان میں اعتدال اور میانہ روی کا بے حد خیال رکھا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ دینِ اسلام عبادت میں میانہ روی اور اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔ جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عبادات میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ رات بھر نوافل پڑھتے اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں، تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ذریعے پوری امت کو میانہ روی کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو، نفلی روزہ بھی رکھو، کبھی چھوڑ بھی دو۔ تم پر تمہارے جسم اور بیوی بچوں کا بھی حق ہے۔ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں تہجد بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔" گویا میانہ روی اختیار کرنا نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا دوسرا نام ہے۔

Scanned with CamScanner

(ج) معاشرتی زندگی میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام معاشرتی زندگی میں مختلف پہلوؤں اور رویّوں میں بھی میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے مثلاً اخلاقی میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ گفتگو میں آواز بہت زیادہ بلند ہو نہ بہت زیادہ آہستہ، چلنے پھرنے میں غرور و تکبر نہ ہو۔ کھانے پینے میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ اخلاقی میانہ روی یہ بھی ہے کہ دوسروں سے گفتگو کرتے وقت صرف اپنا موقف ہی درست نہ سمجھا جائے، دوسروں کی بات بھی سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ دوسروں کے آرام و سکون کا خیال رکھنا، جاننے والوں اور نہ جاننے والوں کے ساتھ مناسب طریقے سے بات کرنا، اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا میانہ روی ہے۔ چونکہ زندگی غم اور خوشی کا مجموعہ ہے اس لیے خوشی میں آپے سے باہر نہ ہو جائیں اور غم میں صبر کا دامن نہ چھوڑا جائے۔ گویا اپنے لباس، خوراک، گفتگو، خیالات اور دوسروں کے ساتھ معاملات میں اعتدال پسند رہنا ہی میانہ روی ہے۔

(د) معاشی زندگی میں میانہ روی پر نوٹ قلمبند کریں۔

جواب: معاشی میانہ روی یہ ہے کہ نہ فضول خرچی کی جائے اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیا جائے۔ اسلام نے معاشی مسائل کا حل میانہ روی اختیار کرنے میں تجویز کیا ہے۔ سخاوت اور فیاضی سے بہتر کوئی چیز نہیں لیکن اسلام نے اس عمل میں بھی بے اعتدالی سے پرہیز کیا ہے اور اس کو اچھا نہیں سمجھا کہ دوسروں کو دے کر تم خود اتنے محتاج بن جاؤ کہ بھیک مانگنے کی نوبت آ جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (سورۃ بنی اسرائیل، 29:17)

اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گریبان سے بندھا ہوا یعنی تنگ دست کر لو کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں اور نہ بالکل کھول ہی دو کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔

آج کل لوگ عیش و عشرت کی زندگی پسند کرنے لگے ہیں اور اپنی آمدن بڑھانے کی وجہ سے حلال و حرام کی بھی تمیز نہیں کرتے، جس کی وجہ سے معاشرے میں کئی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ اگر لوگ میانہ روی اختیار کریں اور اپنی جائز ضروریات کے علاوہ فضول کاموں میں پیسہ ضائع نہ کریں، تو بلا وجہ کی بے چینی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یہ صفت ہے کہ یہ اعتدال سے کام لیتے ہیں۔

(ہ) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے پوری امت کو میانہ روی کا درس دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذریعے پوری امت کو میانہ روی کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو، نفلی روزہ بھی رکھو، کبھی چھوڑ بھی دو۔ تم پر تمہارے جسم اور بیوی بچوں کا بھی حق ہے۔ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں تہجد بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔"

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) اخلاقی میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اخلاقی میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ گفتگو میں آواز بہت زیادہ بلند ہو نہ بہت زیادہ آہستہ، چلنے پھرنے میں غرور و تکبر نہ ہو۔ کھانے پینے میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

(ب) میانہ روی کے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور خوش باش رہو۔

(ج) میانہ روی کے بارے میں قرآن مجید کی آیت بمعہ ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (سورۃ الفرقان: 67:25)

ترجمہ: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بےجا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم۔

(د) میانہ روی اپنانے سے انسان کی شخصیت اور کردار میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: اعتدال اور میانہ روی اپنانے سے انسان کی شخصیت اور کردار میں بلندی آتی ہے۔ میانہ روی اپنانے سے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی خوش اسلوبی سے انجام دی جاتی ہیں۔

(ہ) کیا اسلام نے عبادات کے اوقات میں میانہ روی کا خیال رکھا ہے؟

جواب: جی ہاں! اسلام نے عبادات کے اوقات میں میانہ روی کا خیال رکھا ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) میانہ روی کا معنی ہے درمیانی راستہ۔

(ب) جسم کو تندرست رکھنے کے لیے اچھی خوراک اور آرام کی بھی ضرورت ہے۔

(ج) زندگی غم اور خوشی کا مجموعہ ہے۔

(د) معاشی میانہ روی یہ ہے کہ نہ فضول خرچی کی جائے اور نہ کنجوسی۔

(ہ) اسوۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

4 درست فقروں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(ا) میانہ روی اختیار کرنے والا محتاج ہو جاتا ہے۔ ✗

(ب) فیشن پرستی کی وجہ سے معاشرتی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ ✓

(ج) اسلامی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ ✓

(د) میانہ روی معاشی استحکام کی ضمانت ہے۔ ✓

(ہ) جائز کاموں پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا چاہیے۔ ✗

5 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) زندگی گزارنے کا بہترین اصول کیا ہے؟

(الف) میانہ روی (ب) بخل (ج) بزدلی (د) فضول خرچی

(ب) اسلام نے کس عمل سے منع کیا ہے؟

(الف) نفلی عبادت سے (ب) روزے رکھنے سے **(ج) رہبانیت سے** (د) تہجد پڑھنے سے

(ج) میانہ روی کا کیا مطلب ہے؟

(الف) سیدھا راستہ **(ب) درمیانی راستہ** (ج) الٹا راستہ (د) غلط راستہ

Scanned with CamScanner

(د) کم میں کس چیز کا دامن نہ چھوڑا جائے؟

(الف) سخاوت (ب) جذبات (ج) مساوات (د) صبر

سرگرمی برائے طلبہ: اپنے روزمرہ کے معاملات پر غور کریں کہ کیا آپ اپنی زندگی میں میانہ روی کے اصول پر عمل کر رہے ہیں؟

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اولیا کرام کی زندگیوں سے میانہ روی کے واقعات سنائیں۔

معروضی وانشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. اسلام ہمیں درس دیتا ہے میانہ روی کا:
(a) معاشرتی معاملات میں (b) سیاسی معاملات میں
(c) معاشی معاملات میں (d) تمام معاملات میں

2. جو عمل حد سے بڑھ جائے یا گھٹ جائے وہ ہو جاتا ہے:
(a) عجیب (b) غلط (c) غیر فطری (d) احمقانہ

3. حدیث ہے کہ "میانہ روی اختیار کرو اور:
(a) خوش باش رہو (b) مطمئن رہو
(c) پرسکون رہو (d) آرام سے رہو

4. قرآن مجید میں امت وسط کہا گیا ہے:
(a) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو
(c) امت مسلمہ کو (d) حضرت نوح علیہ السلام کی امت کو

5. قرآن مجید ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ رویوں میں:
(a) نرمی اختیار کرو (b) لچک اختیار کرو
(c) اعتدال اختیار کرو (d) اختلاف اختیار کرو

6. اسلام حکم دیتا ہے کہ جب بات کرو تو:
(a) اونچی آواز سے کرو (b) کم اونچی آواز سے کرو
(c) آہستہ آواز سے کرو (d) درمیانی آواز سے کرو

7. قرآن مجید میں ہے کہ سب سے بری آواز ہے:
(a) گدھے کی (b) گدھ کی (c) کوے کی (d) کتے کی

8. جو خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں انہیں قرآن مجید میں کہا گیا ہے:
(a) اللہ کے بندے (b) رحمٰن کے بندے
(c) رحیم کے بندے (d) رزاق کے بندے

9. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن و انس کو پیدا کیا ہے:
(a) دعا مانگنے کے لئے (b) علم حاصل کرنے کے لئے
(c) ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے (d) عبادت کرنے کے لئے

10. عبادت کی اللہ کے نزدیک بہت اہمیت ہے اسی لئے اسلام حکم دیتا ہے کہ:
(a) عبادت دن رات کی جائے (b) عبادت بے تحاشا کی جائے
(c) عبادت میانہ روی سے کی جائے (d) عبادت ہر حال میں کی جائے

11. حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو دیکھا کہ وہ عبادت کے شوق میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں تو ان کو بلایا اور:
(a) انہیں شاباش دی (b) پسند فرمایا
(c) جنت کی نوید دی (d) اعتدال کا درس دیا

12. اسلام پسند نہیں کرتا عبادت میں:
(a) ترک خورد و نوش کو (b) ترک عزیزان کو
(c) ترک دنیا کو (d) ترک رشتہ داران کو

13. اخلاق میں میانہ روی یہ ہے کہ:
(a) غرور و تکبر سے بچا جائے (b) مصنوعی انکساری سے بچا جائے
(c) ریاکارانہ عاجزی سے بچا جائے
(d) غرور و تکبر، مصنوعی انکساری اور ریاکارانہ عاجزی سے بچا جائے

14. کھانے پینے کے بارے میں اسلام تعلیم دیتا ہے کہ:
(a) کم کھایا جائے (b) بہت کم کھایا جائے
(c) زیادہ کھایا جائے (d) اعتدال سے کھایا جائے

15. چلنے میں میانہ روی ہے کہ:
(a) اکڑ کر چلیں (b) پاؤں پٹخ کر چلیں
(c) مریل چال چلیں (d) اکڑ کر چلیں نہ مریل چال سے

16. گفتگو کرتے ہوئے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آواز:
(a) کافی بلند ہوتی تھی (b) آہستہ ہوتی تھی اور ٹھہر کر
(c) کافی بلند ہوتی تھی اور ٹھہر کر (d) نہ بلند ہوتی تھی نہ آہستہ

17. اسلام درس دیتا ہے کہ خرچ کرو:
(a) سخاوت سے (b) کھلے دل سے
(c) احتیاط سے (d) میانہ روی سے

18. رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ میانہ روی کرنے والا کبھی نہیں ہوتا:
(a) غریب (b) محتاج (c) تنگ دست (d) پریشان

19. میانہ روی کا معنی ہے:
(a) درمیانی راستہ (b) ابتدائی راستہ (c) آخری راستہ (d) پوشیدہ راستہ

20. زندگی گزارنے کا بہترین اصول ہے:
(a) صبر (b) میانہ روی (c) مساوات (d) اخوت

21. میانہ روی کا تعلق ہے:
(a) عبادت کے شعبے سے (b) معاملات کے شعبے سے
(c) زندگی کے تمام شعبوں سے (d) اخلاقیات کے شعبے سے

22. اسلام کی تعلیمات مطابق ہیں:
(a) تمام مخلوقات کے (b) انسانی مزاج کے
(c) انسانی فضیلت کے (d) انسانی فطرت کے

downloaded from https://informtionissed.com

Scanned with CamScanner

انشائیہ سوالات

1. میانہ روی کی وضاحت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات کی روشنی میں کریں۔

جواب: ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا سب سے اچھا ہے"۔ زندگی گزارنے کے کامیاب اصولوں میں سے میانہ روی ایک اہم اصول ہے۔ جو عمل حد سے گھٹ جائے یا حد سے بڑھ جائے تو وہ عمل غیر فطری ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے: "میانہ روی اختیار کرو اور خوش باش رہو۔"

2. قرآن مجید میں امت وسط کس امت کو کہا گیا ہے اور کیوں؟

جواب: امت مسلمہ کو قرآن میں امت وسط کہا گیا ہے یعنی درمیان والی امت۔ امت وسط ہونے کے ناطے ہمیں اعتدال کی روش اختیار کرنی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم ہمیں معاملات میں عدل کا حکم دیتا ہے اور رویوں میں اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔

3. قرآن کریم میں رحمٰن کے بندے کس کو کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں ہے کہ رحمان کے بندے وہ ہیں جو خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

4. قرآن شریف میں گدھے کی آواز کو سب سے بری آواز کہا گیا ہے کیوں؟

جواب: گدھے کی آواز بہت اونچی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے سب سے بری آواز کہا گیا ہے۔

5. خرچ میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خرچ میں میانہ روی سے مراد ہے اسراف اور بخل دونوں سے پرہیز

6. عبادات میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

ج: عبادات میں میانہ روی سے مراد ہے کہ عبادت کے اجر کے شوق میں اس قدر آگے نہ بڑھ جائیں کہ اردگرد کے حالات سے بے خبر ہو جائیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ تم پر تمہارے جسم وجان کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی حق ہے۔

7- اخلاق میں میانہ روی کے بارے میں اسلام کی تعلیمات بیان کریں۔

ج: اسلام نے ہمیں اخلاق و کردار میں بھی میانہ روی کا درس دیا ہے۔ ایک طرف ہمیں غرور و تکبر سے منع کیا گیا ہے اور دوسری طرف ریاکارانہ عاجزی کو بھی ناپسند کیا ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ چلنے میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ گفتگو میں بھی اعتدال سے کام لیا جائے۔ اسی طرح کھانے پینے کے بارے میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے۔

8- خرچ میں میانہ روی کے موضوع پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

ج: خرچ میں میانہ روی:۔ اسلام نے زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح ہمیں خرچ میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید ایک طرف اسراف اور فضول خرچی سے روکتا ہے تو دوسری طرف بخل اور کنجوسی سے بھی منع کرتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا معمولات کے خرچ کو حساب کتاب اور میانہ روی سے کرنا چاہیے۔ بے جا نمود و نمائش سے احتراز کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کے سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔

9. رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے میانہ روی کے کوئی دو واقعات لکھیں۔

جواب: رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی زندگی سے میانہ روی کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ عبادات کی ادائیگی میں بھی میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرماتے ہیں تم پر تمہارے جسم اور اہل وعیال کا بھی حق ہے۔ اپنے فرزند کی وفات پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے لیکن زبان سے بے صبری کا اظہار نہ ہوا۔ اسی طرح کھانے پینے کے بارے میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے۔

10. میانہ روی اختیار کرنے کے بارے میں قرآن کی ایک آیت بمعہ ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ (سورۃ لقمان، 19:31)

اور اپنی چال میں اعتدال کیے رہنا۔

11. بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عبادات میں آگے بڑھ جانے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کیا ارشاد فرمایا:

جواب: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عبادات میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ رات بھر نوافل پڑھتے اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ذریعے پوری امت کو میانہ روی کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو، نفلی روزہ بھی رکھو، کبھی چھوڑ بھی دو۔ تم پر تمہارے جسم اور بیوی بچوں کا بھی حق ہے۔ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں تہجد بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔" گویا میانہ روی اختیار کرنا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا دوسرا نام ہے۔

مساوات

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) مساوات کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مساوات کے معنی ہیں برابری، یا ایک جیسا ہونا۔ اسلام میں مساوات سے مراد یہ ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ تمام انسانوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہیں اور قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ معاشرے کا کوئی شخص اپنے حق سے محروم نہ رہ جائے، ہر شخص کو اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملے۔ لوگوں کی قابلیت، تجربہ اور تعلیم کے مطابق کام اور عہدے سونپے جائیں اور معاوضے دیے جائیں تا کہ ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق کام بھی کرے اور حق بھی پائے۔

(ب) خطبہ حجۃ الوداع میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کا کیا درس دیا؟

جواب: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ

Scanned with CamScanner

وَسَلَّمَ نے مساوات کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "لوگو تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر حاصل ہے۔"

(ج) اسلامی عبادات سے مساوات کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: تمام اسلامی عبادات اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ انسانی مساوات کا بھی درس دیتی ہیں۔ نماز میں سب لوگ ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اسلامی مساوات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر تمام مسلمان ایک جیسا لباس پہن کر ایک جیسے اعمال انجام دیتے ہیں۔ روزہ بھی انسانی مساوات کی ایک شکل ہے۔ تمام مسلمان خواہ امیر ہوں یا غریب ایک ہی مہینے میں روزہ رکھتے ہیں۔

(د) ہمیں اسوۂ حسنہ سے مساوات کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اسلام میں مرد و عورت اور امیر غریب، گورا کالا، خوبصورت و بدصورت سب برابر ہیں۔ اسی طرح وطن، قوم، رنگ اور نسل کے لحاظ سے بھی کسی کو کوئی فضیلت یا برتری حاصل نہیں۔ عزت و تکریم کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے قبائلی تفاخر اور نسلی امتیازات کی بنیادوں پر استوار معاشرے کو مساوات اور برابری کے سنہری اصولوں سے آراستہ کیا۔ برتری اور عزت کا مقام فقط تقویٰ اور پرہیزگاری کو رکھا۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) اسلام میں مساوات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام میں مساوات سے مراد یہ ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ تمام انسانوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہیں اور قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔

(ب) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قوموں اور قبائل کی تقسیم کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب: لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو

(ج) حج کے موقع پر کس طرح مساوات کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے؟

جواب: حج کے موقع پر تمام مسلمان ایک جیسا لباس پہن کر، ایک جیسے اعمال انجام دیتے ہیں۔

(د) خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مساوات کو کس طرح بیان فرمایا؟

جواب: کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر حاصل ہے۔"

(ہ) مساوات کے سنہری اصول کو اپنا کر ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

جواب: اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ معاشرہ سے بے چینی کا خاتمہ ہوگا اور افراد معاشرہ کے چہروں پر خوشیوں اور مسرتوں کے اثرات ہوں گے۔

3 خالی جگہ پر کریں۔

(ا) اسلام میں تمام انسان برابر ہیں۔

(ب) تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

(ج) اسلام میں عزت کا معیار تقویٰ ہے۔

(د) حج کے موقع پر مسلمان ایک جیسا لباس پہنتے ہیں۔

(ہ) تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

4 درست فقروں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(ا) مساوات کے معنی برابری کے ہیں۔ ☑

(ب) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا۔ ☒

(ج) ایک دفعہ ایک بڑے خاندان کی عورت نے چوری کی۔ ☑

(د) قانون کی نظر میں سب برابر نہیں ہوتے۔ ☒

(ہ) عبادات مساوات کا درس دیتی ہیں۔ ☑

5 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) سب انسان کس کی اولاد ہیں؟

(الف) حضرت نوح علیہ السلام **(ب)** حضرت آدم علیہ السلام (ج) حضرت زکریا علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ب) چوری کرنے والی عورت کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

(الف) قریش (ب) بنو نجار (ج) بنو غفار (د) خزرج

(ج) عزت و تکریم کا معیار کیا ہے؟

(الف) مال و دولت (ب) سخاوت **(ج)** تقویٰ (د) ذات پات

(د) خاندانوں اور ذاتوں کی تقسیم کا مقصد کیا ہے؟

(الف) شناخت اور تعارف (ب) مرتبہ اور بڑائی (ج) حکومت اور عہدہ (د) رعب و دبدبہ

(ہ) چوری کے الزام میں گرفتار عورت کی لوگوں نے کس سے سفارش کروائی؟

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(د) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرگرمی برائے طلبہ: موجودہ دور میں مساوات کی ضرورت اور اہمیت پر اپنے اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تقریر تیار کر کے صبح کی اسمبلی میں کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: 1- طلبہ کو وضاحت سے بتائیں کہ مساوات نہ ہونے سے معاشرے میں کون کون سی برائیاں جنم لے سکتی ہیں؟

2- مساوات کی کن کن شعبوں میں ضرورت ہے بلیک بورڈ پر نکات کی شکل میں وضاحت کریں۔

معروضی وانشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. مساوات کے معنی ہیں:

(a) برابری (b) پاکیزگی (c) پرہیزگاری (d) ریاکاری

Scanned with CamScanner

2. اسلام میں مساوات سے مراد ہے کہ:
(a) تمام انسان آپس میں بھائی ہیں (b) تمام انسان برابر ہیں
(c) تمام انسان اللہ کے بندے ہیں (d) تمام انسان بنی آدم کی اولاد ہیں

3. لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ:
(a) مل جل کر زندگی گزارو (b) ایک دوسرے کی مدد کرو
(c) ایک دوسرے کو پہچانو (d) بہترین معاشرہ قائم کرو

4. اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ ہے:
(a) حقدار (b) مالدار (c) عبادت گزار (d) پرہیزگار

5. اسلام میں فضیلت کی بنیاد ہے:
(a) تقویٰ (b) مساوات (c) عدل (d) احسان

6. تمام اسلامی عبادات اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ درس دیتی ہیں:
(a) نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا
(b) انسانی مساوات کا
(c) قیامت کے آنے کا (d) قرآن مجید کی تعلیمات کا

7. قریش کے اعلیٰ خاندان کی عورت نے چوری کی تو حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:
(a) اس کو جیل میں ڈالنے کا (b) اس کو پھانسی دینے کا
(c) اس کے ہاتھ کاٹنے کا (d) اس کو قتل کرنے کا

8. چوری کرنے والی عورت کے خاندان والوں نے حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سفارش کروائی:
(a) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(b) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(c) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(d) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

9. مساوات کے سنہری اصولوں پر چلتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کثیر تعداد نے قائم کیا:
(a) مثالی معاشرہ (b) بہترین معاشرہ
(c) پُرامن معاشرہ (d) عدل و انصاف کا معاشرہ

10. آقا اور غلام سب برابر ہیں:
(a) حکمرانوں کی نظر میں (b) قانون کی نظر میں
(c) بادشاہوں کی نظر میں (d) علما کی نظر میں

انشائیہ سوالات

1. قرآن مجید نے انسانوں کو قبائل اور اقوام میں تقسیم کر دینے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(سورہ الحجرات:13:49)

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔

2. مساوات کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: اسلام انسانی مساوات کا درس دیتا ہے۔ خاندان اور قبیلے محض شناخت اور تعارف کے لیے ہیں۔ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار، متقی اور زیادہ احکامِ الٰہی کی پابندی کرنے والا ہے۔ تمام مسلمان خواہ امیر ہو یا غریب ایک ہی مہینے میں روزہ رکھتے ہیں۔

3. اسلام کی نگاہ میں تمام انسانوں کا کیا مقام ہے؟

جواب: اسلام کی نگاہ میں مرد عورت اور امیر غریب، گورا کالا، خوبصورت و بد صورت سب برابر ہیں۔ اسی طرح وطن، قوم، رنگ اور نسل کے لحاظ سے بھی کسی کو کوئی فضیلت یا برتری حاصل نہیں۔ عزت و تکریم کا معیار صرف تقویٰ پر ہے۔

4. حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ سے قانونی مساوات کا واقعہ تحریر کریں۔

جواب: ایک دفعہ ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ وہ قبیلہ قریش کے اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ جب اس پر جرم ثابت ہو گیا، تو حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفارش کروائی۔ اس پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بے حد غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اسی لیے تباہ ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا، تو اسے معاف کر دیا جاتا تھا۔ جب کوئی عام آدمی جرم کرتا، تو اسے سخت سزا دی جاتی تھی۔ یاد رکھو اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

5. مساوات کے سنہری اصولوں پر چلتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیسا معاشرہ قائم کیا؟

جواب: مساوات کے سنہری اصولوں پر چلتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کثیر تعداد نے ایک مثالی معاشرہ قائم کیا۔ یہ ایسا معاشرہ تھا جس میں زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو ان کی معاشی اور معاشرتی زندگی کا حصہ دیا جاتا تھا۔ ذات، پات، نسل اور رنگ کے امتیازات کو ختم کر دیا گیا تھا۔

محنت کی عظمت

مشقی سوالات کا حل

1. تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) محنت کی عظمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: محنت کی عظمت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی جسمانی صلاحیتوں کو استعمال میں لا کر روزی کمانا۔ اسلام میں ہاتھ سے کام کر کے روزی کمانے کی بہت فضیلت ہے۔ محنت مزدوری کر کے روزی کمانے والے کو اللہ تعالیٰ بے حد پسند فرماتا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔

downloaded from https://infohubnissel.com

Scanned with CamScanner

(ب) انبیا کرام علیہم السلام کیا کام کرتے تھے؟

جواب: انبیا کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے حالات کے مطابق مختلف کام کر کے روزی کمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کاشت کاری کیا کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے تھے۔ انہیں مختلف آلات بنانے میں کمال حاصل تھا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام گلہ بانی اور کاشت کاری کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی گلہ بانی کی۔ گویا ہاتھ کی کمائی سے روزی حاصل کرنا انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

(ج) نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی سے محنت کی عظمت کا کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: محنت کی عظمت کا سبق رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ سے بھی ملتا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گلہ بانی اور تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے تھے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرتے تھے، کپڑوں پر پیوند لگاتے تھے، لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتے تھے، گھر کی صفائی کر لیا کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں عام مزدور کی طرح حصہ لیا۔ غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عملی طور پر شریک ہوئے۔ دور حاضر کے محنت کش افراد کے لیے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔

(د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کس طرح روزی کماتے تھے؟

جواب: پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ تجارت تھا۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت بڑا کاروبار تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجارتی قافلے مکہ مکرمہ سے دیگر علاقوں تک جاتے تھے۔ چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محنت اور مزدوری کر کے اپنی روزی کماتے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجارت کرتی تھیں۔ ہجرت مدینہ کے بعد انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے جب مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو اپنے کاروبار میں حصہ دار بننے کی دعوت دی، تو انہوں نے ان پر انحصار کرنے کی بجائے خود کام کرنے کو ترجیح دی۔

(ه) محنت کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: محنت کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:
1- محنت کرنے والے کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ 2- محنت کرنے سے خوشحالی آتی ہے۔ 3- محنت سے عزت نفس میں اضافہ ہوتا ہے۔ 4- محنت کرنے سے خودداری قائم رہتی ہے۔ 5- محنت کرنے والا غرور اور تکبر سے دور رہتا ہے۔ 6- محنت سے صحت اچھی رہتی ہے۔ 7- محنت سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محنت کی برکات سے کتنے عرصہ میں بڑا انقلاب آیا؟

جواب: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محنت کی برکات سے تیئیس سال کے مختصر عرصہ میں بہت بڑا انقلاب آیا۔

(ب) کوئی دو مثالیں دیں جن سے معلوم ہو کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے کام خود کرتے تھے۔

جواب: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے ذاتی کام خود کیا کرتے تھے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرتے تھے۔ گھر کی صفائی کر لیا کرتے تھے۔

(ج) خلفائے راشدین کے پیشے بتائیں۔

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ تجارت تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت بڑا کاروبار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محنت اور مزدوری کرتے تھے۔

(د) تین انبیا کرام علیہم السلام کے نام بتائیں جنہوں نے گلہ بانی کی۔

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ه) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روزگار کا ذریعہ کیا تھا؟

جواب: محنت مزدوری۔

3 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق مزدور کی مزدوری کر دینی چاہیے۔

(الف) پسینہ خشک ہونے سے پہلے (ب) پسینہ خشک ہونے کے بعد
(ج) کام شروع کرنے سے پہلے (د) کام کے دوران

(ب) کپڑے کا کاروبار کرتے تھے؟

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) بڑھئی کے پیشہ سے وابستہ تھے:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام
(ج) حضرت ہود علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(د) انسان کی عظمت کا راز کس چیز میں پوشیدہ ہے؟

(الف) تجارت **(ب)** محنت (ج) سیاست (د) ذہانت

(ه) خودداری کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟

(الف) کپڑے سی کر (ب) کاشت کاری کر کے
(ج) تجارت کر کے **(د)** محنت کر کے

4 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اسلام میں ہاتھ سے کام کر کے کمانے کی بڑی فضیلت ہے۔

(ب) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں عام مزدور کی طرح حصہ لیا۔

(ج) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیشہ تجارت تھا۔

(د) حضرت داؤد علیہ السلام کو آلات بنانے میں مہارت حاصل تھی۔

(ه) محنت کرنے سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ: بچے روزمرہ کے کاموں میں والدین کا ہاتھ بٹائیں اور اُن کاموں کی تفصیل لکھیں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو رزق حلال کی اہمیت بتائیں اور مزید فوائد و ثمرات طلبہ کو بتائیں تاکہ رزق حلال کی خوبی طلبہ کی زندگی کا لازمی حصہ بن جائے۔

Scanned with CamScanner

معروضی وانشائیہ سوالات

(بر طابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. روزی کمانے والے کو اللہ تعالیٰ بے حد پسند کرتا ہے:
(a) محنت مزدوری کر کے (b) ناجائز ذرائع اختیار کر کے
(c) کسی سے قرض لے کر (d) انعام حاصل کر کے

2. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے محنت کا احترام سکھایا اور انصاف اور شفقت کا احساس دلایا:
(a) بھائی سے (b) مزدور سے (c) دوست سے (d) ملازم سے

3. آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے دے دیا کرو:
(a) کھانا (b) پانی (c) مزدوری (d) دعا

4. آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی محنت کی برکات تھیں کہ مختصر عرصہ میں ایسا بڑا انقلاب آیا:
(a) 29 سال کے (b) 27 سال کے (c) 25 سال کے (d) 23 سال کے

5. انبیا کرام علیہم السلام کی زندگیوں میں درس موجود ہے:
(a) مذاق کا (b) وقت گزارنے کا (c) حکمرانی کا (d) محنت کی عظمت کا

6. حضرت آدم علیہ السلام کا پیشہ تھا:
(a) گلہ بانی (b) درزی (c) بڑھئی (d) کاشتکاری

7. حضرت ہود علیہ السلام کرتے تھے:
(a) زراعت (b) تجارت (c) محنت مزدوری (d) گلہ بانی

8. حضرت داؤد علیہ السلام کام کرتے تھے:
(a) کپڑے کا (b) سونے کا (c) لوہے کا (d) چاندی کا

9. مختلف آلات بنانے میں کمال حاصل تھا:
(a) حضرت یعقوب علیہ السلام کو (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
(c) حضرت ہود علیہ السلام کو (d) حضرت داؤد علیہ السلام کو

10. حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کرتے تھے:
(a) گلہ بانی اور کاشت کاری (b) تجارت اور زراعت
(c) لوہے کا اور کپڑے کا کام (d) سونے کا اور چاندی کا کام

11. ہاتھ کی کمائی سے روزی حاصل کرنا سنت ہے:
(a) اولیا کرام رحمہم اللہ کی (b) انبیا کرام علیہم السلام کی
(c) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی (d) اساتذہ کرام کی

12. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عام مزدور کی طرح حصہ لیا:
(a) مسجد حرام کی تعمیر میں (b) مسجد قبا کی تعمیر میں
(c) مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں
(d) مسجد نمرہ کی تعمیر میں

13. خندق کی کھدائی میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عملی طور پر شریک ہوئے:
(a) غزوۂ بدر کے موقع پر (b) غزوۂ احد کے موقع پر
(c) غزوۂ حنین کے موقع پر (d) غزوۂ احزاب کے موقع پر

14. انسان کی عظمت کا راز پوشیدہ ہے:
(a) مال کمانے میں (b) علم حاصل کرنے میں
(c) محنت کرنے میں (d) کھیتی باڑی میں

15. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاروبار کرتے تھے:
(a) کپڑے کا (b) لوہے کا (c) اناج کا (d) جانوروں کا

انشائیہ سوالات

1. حلال روزی کمانے والے کے بارے میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔

2. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مزدور کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے؟

جواب: رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے محنت کا احترام سکھایا اور مزدور سے انصاف اور شفقت کا احساس دلایا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اُجرت کی ادائیگی پر خدمت لینے کی اجازت دی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔

3. حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے تھے۔ انہیں مختلف آلات بنانے میں کمال حاصل تھا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام گلہ بانی اور کاشت کاری کرتے تھے۔

4. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعمیر اور خندق کی کھدائی میں کس طور پر حصہ لیا؟

جواب: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعمیر میں عام مزدور کی طرح حصہ لیا۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عملی طور پر شریک ہوئے۔

5. ہمیں انبیا کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: انبیا کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کی عظمت کا راز محنت کرنے میں پوشیدہ ہے۔ جو افراد اور قومیں محنت کی عظمت کو سمجھ جاتی ہیں وہ پھر کسی پیشے کو کم تر یا حقیر نہیں سمجھتیں۔

Scanned with CamScanner

ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) ماحول کی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمارے ماحول میں ایسے اجزا کا شامل ہو جانا جو صحت کے لیے نقصان دہ ہوں ماحول کی آلودگی کہلاتا ہے۔

(ب) ماحول کی آلودگی کے اسباب بیان کریں۔

جواب: ماحول آلودہ کرنے میں فیکٹریوں سے نکلنے والا زہریلا مواد اور دھواں، روز بروز بڑھتی ہوئی ٹریفک کا شور، کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر، کھادوں اور زہریلی ادویات کا غیر ضروری استعمال، درختوں اور جنگلات کی غیر ضروری کٹائی اور شہروں کی آبادی کے پھیلاؤ میں ناقص منصوبہ بندی شامل ہیں۔

(ج) شجر کاری سے متعلق نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ مل کر شجر کاری میں حصہ لیا اور سایہ دار درختوں کے نیچے گندگی پھیلانے سے منع فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درخت لگانے کے فضائل بیان فرمائے۔

(د) شور کی آلودگی کے کیا نقصانات ہو رہے ہیں؟

جواب: صوتی آلودگی سے مراد ایسی تمام آوازیں جو ہماری سماعت کو نقصان پہنچائیں اور ہمیں ذہنی طور پر پریشان کریں۔ سڑک پر چلنے والی ٹریفک کے شور اور ہارن کی آوازیں، آبادی کے قریب کارخانوں میں مشینوں کی آوازیں، اونچی آواز میں موسیقی، لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال صوتی آلودگی کے اہم اسباب ہیں۔ شور سے کئی نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ ذہنی اور اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ (سورۃ لقمان، 19:31)

اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔ بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

(ہ) ہم اپنے ماحول کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟

جواب: ماحولیاتی آلودگی ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ جس سے نبرد آزما ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جگہ جگہ کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں۔ شجر کاری کے موسم میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ٹریفک قوانین کی پابندی کریں اور ہارن کا استعمال کم سے کم کریں۔ آبادی کے اندر یا قریب کسی قسم کی فیکٹریاں نہ لگائیں۔ لاؤڈ سپیکرز کا استعمال بھی کم کریں۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو ہمارے ماحول کی آلودگی نہ صرف کم ہو جائے گی بلکہ اس میں خوبصورتی پیدا ہو سکتی ہے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) فضائی آلودگی کے اہم اسباب کیا ہیں؟

جواب: کیمیائی صنعتوں کے کارخانوں سے نکلنے والا زہریلا دھواں، تمباکو نوشی اور بے تحاشہ ٹریفک کا دھواں فضائی آلودگی کے اہم اسباب ہیں۔

(ب) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پانی کے متعلق کیا ہدایات ارشاد فرمائیں؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پانی کو ایک نعمت قرار دیا اور اسے ضائع کرنے سے سختی سے منع کیا۔

(ج) آبی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: مختلف فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں زہریلے کیمیائی مادے ہوتے ہیں جس سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ یہی آبی آلودگی کہلاتی ہے۔

(د) صوتی آلودگی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صوتی آلودگی سے مراد ایسی تمام آوازیں جو ہماری سماعت کو نقصان پہنچائیں اور ہمیں ذہنی طور پر پریشان کریں۔

(ہ) صاف ستھرا رہنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (سورۃ التوبہ، 108:9)

اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

3 درست فقروں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(ا) ماحولیاتی آلودگی ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ ☑

(ب) شور کی آلودگی سے نفسیاتی مسائل بڑھتے ہیں۔ ☑

(ج) ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو ہمارے ماحول کی آلودگی کم ہو جائے گی۔ ☑

(د) صفائی کا خیال رکھنا صرف حکومت کا کام ہے۔ ☒

(ہ) پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ ☑

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) صفائی اور پاکیزگی کو اسلام میں ــــــ حیثیت حاصل ہے۔

(الف) سطحی **(ب) بنیادی** (ج) آفاقی (د) ادنیٰ

(ب) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ــــــ نصف ایمان قرار دیا ہے۔

(الف) شجر کاری کو (ب) خوشبو کو (ج) آہستہ بولنا کو **(د) صفائی کو**

(ج) قرآن مجید میں کس آواز کو بُری آواز کہا گیا ہے؟

(الف) شیروں کی (ب) گیدڑوں کی **(ج) گدھوں کی** (د) کتوں کی

(د) آلودگی کے خاتمے کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ــــــ فضائل بیان کیے:

(الف) درخت لگانے کے (ب) کھیتی باڑی کے (ج) تجارت کے (د) صفائی کے

(ہ) قرآن مجید میں بولنے کا کیا ادب بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اونچا بولو **(ب) آہستہ بولو** (ج) کم بولو (د) زیادہ بولو

Scanned with CamScanner

سرگرمی برائے طلبہ: طلبہ شجرکاری کے موسم میں سکول میں اپنی جماعت کی طرف سے ایک پودا لگائیں اور تاریخ درج کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو بتائیں کہ وہ کس طرح اپنے گھر اور سکول کی صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں۔

معروضی وانشائیہ سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. ہمارے ماحول میں ایسے اجزا کا شامل ہو جانا جو صحت کے لیے نقصان دہ ہوں کہلاتا ہے:
(a) ماحولیاتی آلودگی (b) صوتی آلودگی (c) آبی آلودگی (d) فضائی آلودگی

2. اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے:
(a) نماز اور زکوۃ کو (b) صفائی اور پاکیزگی کو
(c) عمرہ و حج کو (d) دعا و استغفار کو

3. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صفائی کو قرار دیا ہے:
(a) چوتھائی ایمان (b) مکمل ایمان
(c) نصف ایمان (d) تہائی ایمان

4. ایک مسلمان کوئی ایسا کام نہیں کرتا:
(a) جس سے اس کا فائدہ ہو (b) جس سے اس کا نقصان ہو
(c) جس سے اس کا وقت ضائع ہو (d) جس سے دوسروں کو تکلیف ہو

5. فضائی آلودگی سے بچا جا سکتا ہے:
(a) شجرکاری کے ذریعے (b) کھیتی باڑی کے ذریعے
(c) دواؤں کے ذریعے (d) کیمیاوی مادوں کے ذریعے

6. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے گندگی پھیلانے سے منع فرمایا ہے:
(a) اپنے گھر میں (b) سایہ دار درخت کے نیچے
(c) راستے میں (d) فصلوں کے درمیان

7. آبی آلودگی کہلاتی ہے:
(a) شور کی آلودگی (b) فضا کی آلودگی (c) پانی کی آلودگی (d) ماحول کی آلودگی

8. پانی کو خراب یا گندا کرنا مترادف ہے:
(a) اسے استعمال کرنے کے (b) اسے پھینکنے کے
(c) اسے زہریلا کرنے کے (d) اسے ضائع کرنے کے

9. شور سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں:
(a) نفسیاتی (b) قلبی (c) جسمانی (d) ذہنی

10. اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔ بے شک سب سے بری آواز ہے؟
(a) کوے کی آواز (b) گدھے کی آواز
(c) گھوڑے کی آواز (d) چڑیا کی آواز

انشائیہ سوالات

1. ماحول کو آلودہ کرنے میں کون کون سے عناصر شامل ہیں؟
جواب: ماحول کو آلودہ کرنے میں فیکٹریوں سے نکلنے والا زہریلا مواد اور دھواں، روز بروز بڑھتی ہوئی ٹریفک کا شور، کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر، کھادوں اور زہریلی ادویات کا غیر ضروری استعمال، درختوں اور جنگلات کی غیر ضروری کٹائی اور شہروں کی آبادی کے پھیلاؤ میں ناقص منصوبہ بندی شامل ہیں۔

2. صاف ستھرا رہنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ (سورۃ التوبہ، 108:9)
اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

3. زمینی آلودگی سے کیا مراد ہے؟
جواب: زمینی آلودگی: کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا فالتو مواد نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کاشت کار حضرات زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی ہوس میں لگ جاتے ہیں اور اپنی زمینوں میں بے تحاشہ کیمیائی کھادوں اور مختلف قسم کی زہریلی ادویات کا استعمال کرتے ہیں جس سے وقتی طور پر پیداوار تو زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ فائدہ حاصل کر لیتے ہیں لیکن ایسی فصلیں انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں اور زمین بھی آئندہ کے لیے آلودگی کا شکار ہو جاتی ہے اور اس کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے۔

4. فضائی آلودگی سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟
جواب: شجرکاری کے ذریعے فضائی آلودگی سے بچا جا سکتا ہے۔

5. آبی آلودگی کے کیا اسباب ہیں اور اس کے کیا نقصانات ہیں؟
جواب: مختلف فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں زہریلے کیمیائی مادے ہوتے ہیں، جس سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ یہی آبی آلودگی ہے اس کے علاوہ لوگ بے احتیاطی سے ندی نالوں میں کوڑا کرکٹ پھینک دیتے ہیں۔ شہروں سے نکلنے والا استعمال شدہ گندہ پانی جب ندی نالوں میں شامل ہوتا ہے تو اسے آلودہ کر دیتا ہے جس سے نہ صرف آبی حیات متاثر ہوتی ہے بلکہ ایسا پانی فصلوں کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

6. صوتی آلودگی کے کیا اسباب ہیں؟
جواب: سڑک پر چلنے والی ٹریفک کے شور اور ہارن کی آوازیں، آبادی کے قریب کارخانوں میں مشینوں کی آوازیں، اونچی آواز میں موسیقی، لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال صوتی آلودگی کے اہم اسباب ہیں۔

7. صوتی آلودگی سے کیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟
جواب: صوتی آلودگی سے کئی نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ ذہنی اور اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض)

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق العباد واضح کریں۔

جواب: حقوق، حق کی جمع ہے۔ عباد، عبد کی جمع ہے۔ جس کے معنی بندہ کے ہیں۔ حقوق العباد سے مراد بندوں کے وہ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا فرض ہے۔ ان میں والدین، اولاد، پڑوسی، رشتے دار، مہمان، مریض، مسافر اور خادم وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام نے حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف فرما دے گا، لیکن بندوں کے حقوق کو جب تک حق دار معاف نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

(ب) رشتے داروں کے حقوق کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ہمارا دین ہمیں رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر رشتے دار مالی لحاظ سے کمزور ہوں، تو ان کی مالی مدد کرنا، بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنا، غم اور خوشی کے موقعوں پر ان کا ساتھ دینا اور ان کی دیگر ضرورتوں کا خیال رکھنا، رشتے داروں کے حقوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سورۃ بنی اسرائیل، 26:17)

ترجمہ: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔

(ج) مہمان نوازی کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: مہمان نوازی تمام انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی مہمان نوازی، جذبہ ایثار اور قربانی کا بہترین نمونہ ہے۔ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھلاتے، کئی کئی دن تک گھر میں فاقے رہتے۔ چولہا نہ جلتا لیکن سائل کبھی اس در اقدس سے خالی نہ گیا۔ سربراہ مملکت ہونے کے باوجود آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا لیکن دوسروں کی ضروریات کا ہمیشہ خیال رکھا۔

(د) مریضوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرے۔ بیماروں کی خدمت کرنا، ان کی دیکھ بھال کرنا، ان کے علاج معالجے میں مدد کرنا اور ان کی شفایابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ان کے حقوق ہیں، جن کا خیال رکھنا فرض ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا اے پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب ہیں۔ بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو جانتا تھا مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم مریضوں کی عیادت کے لیے ضرور جائیں، ہو سکے تو ان کے لیے پھولوں کا تحفہ لے کر جائیں۔ ان کو حوصلہ دیں، ان کی خدمت کریں اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ اگر انھیں مالی ضرورت پیش ہو تو اپنی طاقت کے مطابق پوری کر دی جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی شفایابی کے لیے دعا کریں اور ان کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھیں تاکہ انھیں تکلیف نہ ہو۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا گو رہتے ہیں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ: "جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو مسلمان شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔"

بیمار لوگوں کی عیادت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ عیادت کرنے والے کے گناہ مٹ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق عیادت کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے۔

(ب) قطع رحمی کرنے والے کے بارے میں حدیث شریف میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(ج) مہمان کی عزت کرنے کے بارے میں کوئی حدیث مبارکہ بیان کریں۔

جواب: آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ مہمان کا احترام کرے۔

(د) مریض کی عیادت کے کوئی دو آداب بیان کریں۔

جواب: ا۔ بیمار کی خدمت اور اس کی دیکھ بھال کرنا ۲۔ ان کے علاج و معالجے میں ان کی مدد کرنا

(ہ) حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے مہمانوں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بے حد مہمان نواز تھے۔ گھر میں جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خوب اس کی خدمت کرتے، اس کی ضرورتوں کا خیال رکھتے، اس کی بات کا بُرا نہ مناتے، اسے عزت و تکریم سے رخصت کرتے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) عبد کے معنی بندہ کے ہیں۔

(ب) بیماروں کی عیادت کرنی چاہیے۔

(ج) مہمان نوازی اسلامی معاشرے کی خوبی ہے۔

(د) مہمان نوازی کرنا انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

(ہ) رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ کس سورۃ کی آیت ہے؟

(الف) سورۂ کہف (ب) سورۂ اخلاص

(ج) سورۂ بنی اسرائیل (د) سورۂ الدخان

downloaded from https://informhamsasset.com/

Scanned with CamScanner

(ب) رشتے دار بیمار ہو جائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(الف) ان کے گھر نہ جائیں   (ب) ان کی عیادت کریں

(ج) ان سے تعلق توڑ لیں   (د) پڑوسیوں سے خیال رکھنے کو کہیں

(ج) بیماروں کی عیادت کرنے والے کے لیے فرشتے کیا کرتے ہیں؟

(الف) دعا   (ب) تسبیح   (ج) ایصال ثواب   (د) حج

(د) میزبان کے گھر میں کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اسے:

(الف) خوشی ہو (ب) فائدہ ہو (ج) سکون ہو (د) پریشانی ہو

(ہ) مندرجہ ذیل میں سے کون سی بات مریض کے حقوق میں شامل نہیں؟

(الف) اسے حوصلہ دینا چاہیے (ب) اس کی خدمت کرنی چاہیے

(ج) اس کے پاس زیادہ دیر بیٹھنا (د) اس کی شفایابی کی دعا کرنا

سرگرمی برائے طلبہ: طلبہ کمرۂ جماعت میں مہمان اور میزبان کے حقوق و فرائض کے بارے میں ایک خاکہ بیان کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو پڑوسی، مسافر، خادم وغیرہ کے حقوق کے بارے میں معلومات دیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. حقوق جمع ہے:

(a) حق کی   (b) حقائق کی   (c) حقیقت کی   (d) حقا کی

2. عبد کے معنی ہیں:

(a) نوکر   (b) بندہ   (c) ملازم   (d) دوست

3. اللہ تعالیٰ انسان کے رزق میں فراخی اور وسعت پیدا کر دیتا ہے:

(a) عبادت کرنے سے   (b) بیمار پرسی کرنے سے

(c) رشتہ داری جوڑنے سے   (d) محنت مزدوری کرنے سے

4. رشتہ داری کا خیال رکھنے سے اضافہ ہو جاتا ہے:

(a) ذہانت میں (b) دولت میں (c) رزق میں (d) عمر میں

5. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے کہ:

(a) صلہ رحمی کرے   (b) قطع تعلقی کرے

(c) تیمارداری کرے   (d) سلام میں پہل کرے

6. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا داخل نہ ہوگا:

(a) دوزخ میں (b) جنت میں (c) میدان جنگ میں (d) اپنے گھر میں

7. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا نام تھا:

(a) ماریہ   (b) لائبہ   (c) شیما   (d) اسماء

8. اسلام نے مہمانوں کو قرار دیا ہے:

(a) اللہ تعالیٰ کی نفرت   (b) اللہ تعالیٰ کی نعمت

(c) اللہ تعالیٰ کی برکت   (d) اللہ تعالیٰ کی رحمت

9. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ:

(a) صلہ رحمی کرے   (b) بھوکے کو کھانا کھلائے

(c) مہمان کا احترام کرے   (d) والدین کی خدمت کرے

10. انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے:

(a) مہمان نوازی (b) دعوت و تبلیغ (c) اقربا پروری (d) صلہ رحمی

11. بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے دعا گو رہتے ہیں:

(a) جانور   (b) فرشتے   (c) جنات   (d) پرندے

12. بیمار لوگوں کی عیادت کرنے سے نزول ہوتا ہے:

(a) بارش کا   (b) نور کا   (c) فرشتوں کا   (d) رحمتوں کا

13. اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق عیادت کرنے والے کے لیے کرتی رہتی ہے:

(a) دعائے مغفرت   (b) دعائے حاجت

(c) دعائے تشکر   (d) دعائے صحت

انشائیہ سوالات

1. حقوق العباد میں کن کن کے حقوق شامل ہیں؟

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے وہ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا فرض ہے۔ ان میں والدین، اولاد، پڑوسی، رشتے دار، مہمان، مریض، مسافر اور خادم وغیرہ شامل ہیں۔

2. حقوق العباد کیسے معاف ہوں گے؟

جواب: بندوں کے حقوق کو جب تک حق دار معاف نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

3. رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سورۃ بنی اسرائیل، 26:17)

ترجمہ: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو۔

4. رشتہ داروں کا خیال رکھنے پر اللہ کی طرف سے کون کون سے انعامات ملتے ہیں؟

جواب: رشتہ داری جوڑنے سے اللہ تعالیٰ انسانوں کے رزق میں فراخی اور وسعت پیدا کر دیتا ہے اور رشتہ داری کا خیال رکھنے والے کی عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ رشتہ دار اور صلہ رحمی اختیار کرنے والوں کے رزق اور عمر میں بے انتہا برکت اور اضافہ ہوتا ہے اور قطع رحمی کرنے والے کا رزق کم ہو جاتا ہے۔

5. صلہ رحمی اختیار کرنے کے بارے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ: "جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشتہ داروں سے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com

Scanned with CamScanner

6. قطع تعلق کرنے والے کے بارے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا وعید ارشاد فرمائی ہے؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

7. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے قرابت داروں کے ساتھ کیسا سلوک فرماتے تھے؟

جواب: رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک فرماتے۔ ان کی خبر گیری فرماتے۔ ان کی مالی مدد کرتے۔ ان کے کام آتے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔

8. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب ملنے آتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے، بیٹھنے کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دیتے اور انھیں اس پر بٹھاتے۔ جب تک رہتیں، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صرف ان سے باتیں کرتے، اپنا کان مبارک انھی کی طرف کیے رکھتے، جب جانے لگتیں تو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرتے۔ تحفے دے کر رخصت کرتے، دُور تک چھوڑنے جاتے۔

9. حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مہمانوں کے ساتھ کیسا سلوک فرماتے تھے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بے حد مہمان نواز تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر میں جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کی خوب خدمت کرتے۔ اس کی ضرورتوں کا خیال رکھتے، اس کی کسی بات کا برا نہ مناتے۔ اسے عزت و تکریم سے رخصت کرتے۔

10. مہمان کا احترام کرنے سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ مہمان کا احترام کرے۔

11. ایک دفعہ ایک بھوکا شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس مہمان بن کر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

جواب: ایک دفعہ ایک بھوکا شخص بارگاہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوا۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی حاجت بیان کی۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر پانی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ہاں مہمان ٹھہرا لیا۔ گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ کھانا صرف بچوں کے لیے کافی ہے، انھوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو بہلا کر بھوکا سلا دو اور جب مہمان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا جائے تو کسی طرح سے چراغ بجھا دینا تاکہ مہمان یہی سمجھے کہ ہم کھانے میں شریک ہیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور میزبان بھوکے رہے۔ اگلے دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تمھاری مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی۔

12. ہمیں مہمانوں کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں بھی چاہیے کہ ہم مہمانوں کو خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھیں۔ ان کی خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ مہمان کو بھی چاہیے کہ میزبان کو کوئی ایسی فرمائش نہ کرے کہ جس سے وہ پریشان ہو۔ اس کے ہاں زیادہ قیام نہ کرے۔ قیام کے دوران کوئی ایسی حرکت نہ کرے، جس سے میزبان کی عزت پر حرف آتا ہو یا اس کے لیے پریشانی کا باعث ہو۔ مہمان نوازی اسلامی معاشرے کا حُسن ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس حُسن کو برقرار رکھیں۔

13. مریض کی عیادت کرنے کے بارے میں حدیث قدسی میں کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: حدیث قدسی ہے کہ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا اے پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب ہیں۔ بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو جانتا تھا مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

14. بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے کیا فضائل ہیں؟

جواب: بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ: "جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو مسلمان شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔"

بیمار لوگوں کی عیادت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ عیادت کرنے والے کے گناہ مٹ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق عیادت کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے۔

باب پنجم — ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام

تعارف: مشاہیر کے حالاتِ زندگی ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں۔ مشاہیر کی تاریخ اور حالاتِ زندگی کے مطالعہ سے نہ صرف ان کی پاکیزہ زندگی اور کارناموں سے آگاہی حاصل ہوتی بلکہ پڑھنے والوں کے ذہن میں بھی ان اعمال کو اپنانے اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ اُبھرتا ہے۔ مشاہیر کی زندگی سے ہمیں معرفت الٰہی کی طرف رہنمائی بھی ملتی ہے کہ کس طرح ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خدمت کی اور زندگی کے مختلف شعبوں میں کمال حاصل کیا۔ اس باب میں ہدایت کے سرچشموں اور مشاہیر اسلام میں سے چند کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

downloaded from https://infohubmissed.com/

Scanned with CamScanner

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام عبداللہ ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت میں مصروفیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبادتِ الٰہی میں اکثر مصروف رہتی تھیں۔ نمازِ پنجگانہ اور تہجد کے علاوہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ چاشت کی نماز بھی ادا کرتی تھیں۔ اکثر نفلی روزے رکھتی تھیں۔ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا خاص اہتمام فرماتی تھیں۔

(ج) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم وتربیت کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم وارشاد کی مجلسیں روزانہ مسجدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں منعقد ہوتی تھیں جو حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالکل ملحق تھی۔ اس بنا پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے وہ اس میں شریک رہتی تھیں۔ اگر کبھی دوری کی وجہ سے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب گھر تشریف لاتے تو دوبارہ پوچھ لیتیں۔

(د) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخلاق وعادات پر نوٹ قلم بند کریں۔

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اخلاق نہایت بلند تھا۔ وہ نہایت سنجیدہ، فیاض، عبادت گزار اور رحم دل تھیں۔ غیبت اور بدگوئی سے بچتی تھیں۔ شجاعت اور بہادری کی صفات میں بے مثل تھیں چنانچہ غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں میں اضطراب برپا تھا، اپنی کمر پر مشک لاد کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت رکھتی تھیں۔

(ہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے علمِ انساب اور شاعری کا علم کن سے سیکھا؟

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم الانساب اور شاعری پر دسترس رکھتی تھیں۔ یہ علوم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیکھے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

جواب: اعلانِ نبوت کے چوتھے سال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بچپن میں کیا کھیل پسند تھا؟

جواب: گڑیاؤں کے ساتھ کھیلنا اور جھولا جھولنا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت پسند تھا۔

(ج) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے 17 رمضان 58 ہجری کو رات کے وقت وفات پائی۔

(د) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کن کے لیے بہترین نمونہ اور مشعل راہ ہے؟

جواب: عصرِ حاضر کی بچیوں اور خواتین کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی مکمل طور پر بہترین نمونہ اور مشعل راہ ہے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اعلانِ نبوت کے چوتھے سال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غیبت اور بدگوئی سے احتراز برتتی تھیں۔

(ج) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک وفات کے وقت 67 برس تھی۔

(د) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

(ہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا خاص اہتمام فرماتی تھیں۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت کیا ہے؟

(الف) اُم عبدالرحمٰن (ب) اُم عبدالباسط
(ج) اُم عبداللہ (د) اُم عبدالقیوم

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبوت کے کس سال مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں؟

(الف) دوسرے (ب) تیسرے (ج) چوتھے (د) پانچویں

(ج) امہات المومنین میں سے کس سے زیادہ احادیث مروی ہیں؟

(الف) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(د) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(د) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کس اسلامی مہینہ میں ہوئی؟

(الف) رجب (ب) شعبان (ج) رمضان (د) شوال

(ہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ کس صحابی رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پڑھائی؟

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned with CamScanner

سرگرمی برائے طلبہ: طلبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر تیار کر کے صبح اسمبلی میں پیش کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے فضائل و مناقب اور عزت و توقیر کے متعلق قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب سیرت سے استفادہ کر کے طلبہ کی علمی استعداد میں اضافہ کریں۔

معروضی/انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ہے:
(a) حمیرا **(b)** صدیقہ (c) دونوں نام (d) کوئی نام نہیں

2. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد گرامی ہیں:
(a) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(c) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(d) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سال ولادت ہے:
(a) 3 نبوی **(b)** 4 نبوی (c) 2 نبوی (d) عام الفیل

4. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ہے:
(a) زینب **(b)** ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(c) کوثر (d) فردوس

5. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ہے:
(a) ام رومان **(b)** ام عبداللہ (c) ام عمارہ (d) ام سلمہ

6. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں:
(a) اعلان نبوت کے چوتھے سال (b) اعلان نبوت کے تیسرے سال
(c) اعلان نبوت کے دوسرے سال (d) اعلان نبوت کے پہلے سال

7. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے والدین کو پہچاننا شروع کیا تو وہ ہو چکے تھے:
(a) بوڑھے **(b)** مسلمان (c) جوان (d) بیمار

8. بچپن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع رہتی تھیں:
(a) ان کی سہیلیاں (b) ان کی بہنیں
(c) محلے کی لڑکیاں (d) محلے کی عورتیں

9. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت پسند تھا:
(a) برتن دھونا (b) صفائی کرنا
(c) کھانا پکانا **(d)** گڑیوں کے ساتھ کھیلنا

10. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی:
(a) ہجرت کے بعد (b) ہجرت سے پہلے
(c) نبوت کے بعد (d) نبوت سے پہلے

11. مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چاروں طرف تھے:
(a) چھوٹے چھوٹے حجرے (b) چھوٹے چھوٹے باغ
(c) چھوٹے چھوٹے بازار (d) چھوٹے چھوٹے مدرسے

12. رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم و ارشاد کی مجلسیں روزانہ منعقد ہوتی تھیں:
(a) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حجرے میں
(b) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں
(c) مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں
(d) مسجد حرام میں

13. صحابیات میں سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں:
(a) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **(b)** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
(c) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (d) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

14. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دسترس رکھتی تھیں:
(a) علم کیمیا اور ریاضی پر (b) علم جراحت اور خطابت پر
(c) علم طب اور زراعت پر **(d)** علم الانساب اور شاعری پر

15. علم الانساب اور شاعری کا علم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیکھا:
(a) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے
(b) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(c) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (d) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

16. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نماز پنجگانہ اور تہجد کے علاوہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ادا کرتی تھیں:
(a) چاشت کی نماز (b) صلوۃ حاجت
(c) شکرانے کی نماز (d) اوابین کی نماز

17. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رمضان المبارک میں خاص اہتمام فرماتی تھیں:
(a) نماز فجر کا (b) نماز مغرب کا **(c)** نماز تراویح کا (d) نماز تہجد کا

18. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کامل طور پر آگاہ تھیں:
(a) کلام الٰہی کی معرفت سے
(b) علم نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے علم سے
(c) شعر و شاعری کے علم سے
(d) a اور b سے

19. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رات کے وقت وفات پائی:
(a) 15 رمضان 58 ہجری کو (b) 16 رمضان 58 ہجری کو
(c) 17 رمضان 58 ہجری کو (d) 18 رمضان 59 ہجری کو

20. وفات کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر تھی:
(a) 66 برس **(b)** 67 برس (c) 68 برس (d) 69 برس

21. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی:
(a) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (b) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(c) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (d) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Scanned with CamScanner

22. وصیت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دفن کیا گیا:
(a) روضۂ مبارک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں
(b) جنت البقیع میں
(c) جنت المعلیٰ میں
(d) مقامی قبرستان میں

انشائیہ سوالات

1. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد اور والدہ کا نام تحریر کریں۔
جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

2. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟
جواب: اعلانِ نبوت کے چوتھے سال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ سعادت حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مسلمان گھرانے میں ہی آنکھ کھولی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود فرماتی ہیں: "جب میں نے اپنے والدین کو پہچاننا شروع کیا تو وہ مسلمان ہو چکے تھے۔"

3. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بچپن میں کیا معمول تھا؟
جواب: بچپن میں محلہ کی لڑکیاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع رہتیں اور وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ گڑیاؤں کے ساتھ کھیلنا اور جھولا جھولنا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت پسند تھا۔

4. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے کب ہوا؟
جواب: ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے ہوا اور رخصتی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔

5. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں رخصت ہو کر آئیں وہ کیسا تھا؟
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں رخصت ہو کر آئی تھیں وہ کوئی عالی شان عمارت نہ تھی، بنی نجار کے محلہ میں مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے متعدد حجرے تھے۔ ان میں سے ایک حجرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رہتی تھیں۔

6. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم و ارشاد کی مجالس میں کیسے شرکت فرماتیں؟
جواب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم و ارشاد کی مجلس روزانہ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں منعقد ہوتی تھی جو حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالکل ملحق تھی۔ اس بنا پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے وہ اس میں شریک رہتی تھیں۔ اگر کبھی دوری کی وجہ سے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم جب گھر تشریف لاتے تو دوبارہ پوچھ لیتیں۔

7. زیادہ احادیث روایت کرنے کی وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان کیا مقام حاصل تھا؟
جواب: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں سب سے زیادہ احادیث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں اور بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر علمی برتری اور فوقیت حاصل تھی۔

8. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کن علوم پر دسترس رکھتی تھیں اور وہ علوم انہوں نے کہاں سے سیکھے؟
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم الانساب اور شاعری پر دسترس رکھتی تھیں۔ یہ علوم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیکھے۔

9. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبادات کا کس قدر اہتمام فرماتیں؟
جواب: عبادات الٰہی میں اکثر مصروف رہتی تھیں۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کے علاوہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چاشت کی نماز بھی ادا کرتی تھیں۔ اکثر نفلی روزے رکھتی تھیں۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کا خاص اہتمام فرماتی تھیں۔

10. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیسے اخلاق کی مالکہ تھیں؟
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اخلاق نہایت بلند تھا۔ وہ نہایت سنجیدہ، فیاض، عبادت گزار اور رحم دل تھیں۔ غیبت اور بدگوئی سے بچتی تھیں۔ شجاعت اور بہادری کی صفات میں بے مثل تھیں چنانچہ غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں میں اضطراب برپا تھا، اپنی کمر پر مشک لاد کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت رکھتی تھیں۔

11. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عام مسلمانوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ ہونے کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی ماں ہیں۔ اس لیے حجاز، شام، عراق اور مصر میں ہر جگہ ماں کی طرح مانی جاتی ہیں۔

12. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی اور انہیں کہاں دفن کیا گیا؟
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے 17 رمضان 58 ہجری کو رات کے وقت وفات پائی۔ اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک 67 برس تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی جو ان دنوں مدینہ منورہ کے قائم مقام حاکم تھے۔ وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔
(ا) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات بیان کریں۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ابتدائی تعلیم کے لیے ملتان لے آئیں اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تقریباً بارہ سال تھی۔ ان دنوں ملتان کا شمار علم و فضل کے عظیم ترین مراکز میں ہوتا تھا۔ ملتان میں سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک حفظ کیا پھر مروجہ نصاب کی تعلیم حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔

Scanned with CamScanner

(ب) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حصولِ علم کے لیے کہاں کہاں گئے؟

جواب: حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ حصولِ علم کے لیے بغداد، بخارا، بیت المقدس، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ بھی گئے۔

(ج) حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا: یہ ایک ایسی شمع ہے، جس سے خانوادہ درویشاں منور ہو جائے گا۔

(د) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے وضو کر رہے تھے، کسی مرید نے کہا کہ حضرت دریا کا یہ پتن پاک نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الحمد للہ یہ پاک پتن ہے۔ اس کے بعد اس جگہ کا نام پاک پتن مشہور ہو گیا۔

بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کی پیروی کرنے کی دعوت دی۔ انسانیت سے محبت اور بھائی چارے کا سبق دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام کے ذریعے لوگوں کو دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی پائیدار زندگی کا تصور دیا۔

(ہ) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال تحریر کریں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال زریں درج ذیل ہیں:

1- عزت و شان عدل و انصاف میں ہے۔

2- ہنر اگر بے عزتی سے ملے تو بھی حاصل کرو۔

3- ہر بات کی کوشش کرو کہ مرکز شدہ ہو جاؤ۔ 4- دل کو شیطان کا کھیل نہ بناؤ۔

5- سب سے بڑا احمق وہ ہے جس نے قناعت ترک کی۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) ملتان آتے وقت حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: بارہ سال۔

(ب) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک حفظ کہاں سے کیا؟

جواب: ملتان سے۔

(ج) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ دہلی کیوں تشریف لے گئے؟

جواب: اپنے مرشد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لیے۔

(د) "پاک پتن" شہر کا یہ نام کیسے پڑا؟

جواب: ایک دن حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے وضو کر رہے تھے۔ کسی مرید نے کہا کہ حضرت دریا کا پاٹن پاک نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الحمد للہ یہ پاک پتن ہے۔

(ہ) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت عمر کتنی تھی؟

جواب: پچانوے سال۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام مسعود ہے۔

(ب) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شعبان کے مہینے میں ہوئی۔

(ج) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نہایت پرہیزگار خاتون تھیں۔

(د) آپ رحمۃ اللہ علیہ چھ سال تک ملتان میں زیرِ تعلیم رہے۔

(ہ) اجودھن کا موجودہ نام پاک پتن ہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور لقب ہے:

(الف) غریب نواز (ب) نظام الدین
(ج) گنج شکر (د) گنج بخش

(ب) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

(الف) کوٹھیوال سے (ب) پاک پتن سے (ج) ملتان سے (د) لاہور سے

(ج) حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے:

(الف) خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(ب) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
(ج) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
(د) شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ

(د) حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کس ہجری سال میں ہوئی؟

(الف) 559ھ (ب) 569ھ
(ج) 573ھ (د) 529ھ

(ہ) پاک پتن کا پرانا نام تھا:

(الف) اوکاڑہ (ب) خانیوال (ج) ملتان (د) اجودھن

سرگرمی برائے طلبہ: سبق میں دیے گئے حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اقوالِ زریں یاد کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: اخلاق و کردار میں پختہ کرنے کے لیے بچوں کو بزرگانِ دین کے واقعات سنائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(مطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. حضرت بابا فرید الدین کا لقب ہے:

(a) مسعود (b) فرید (c) گنج شکر (d) گنج بخش

2. آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی:

(a) 560ھ (b) 587ھ (c) 569ھ (d) 584ھ

3. آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام تھا:

(a) قاضی حمید الدین (b) قاضی کمال الدین
(c) قاضی جمال الدین سلیمان (d) قاضی فصیح الدین احتشام

4. حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے پیر و مرشد کا نام ہے:

(a) حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی (b) حضرت اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
(c) حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
(d) حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

5. حضرت فریدالدین ﷫ کا اسمِ گرامی ہے۔
(a) محمود **(b)** مسعود (c) مسرور (d) مخمور

6. گنج شکر لقب ہے۔
(a) امیرالدین کا (b) ظہیرالدین کا **(c)** فریدالدین کا (d) شمس الدین کا

7. حضرت فریدالدین ﷫ کی نمازِ جنازہ پڑھائی:
(a) مولانا بدرالدین اسحاق ﷫ نے
(b) مولانا بدرعالم صدیقی ﷫ نے
(c) مولانا شمس الحق ﷫ نے (d) مولانا رفیع احمد عثمانی ﷫ نے

8. حضرت فریدالدین ﷫ کی ولادت ہوئی:
(a) 29 شعبان 569 ہجری (b) 29 رمضان 570 ہجری
(c) 29 شوال 571 ہجری (d) 29 رجب 572 ہجری

9. حضرت فریدالدین ﷫ کی پیدائش ہوئی:
(a) قصبہ شاہدرہ **(b)** قصبہ کھوتوال (c) قصبہ دینا (d) قصبہ تلہ گنگ

10. ملتان میں سب سے پہلے حضرت فریدالدین ﷫ نے کیا کیا؟
(a) قرآن پڑھا **(b)** قرآن حفظ کیا
(c) قرآن کا ترجمہ پڑھا (d) قرآن کی تفسیر پڑھی

11. حضرت فریدالدین ﷫ کے مرشد کے مرشد تھے:
(a) حضرت علی ہجویری ﷫ (b) حضرت عبداللہ قادری ﷫
(c) حضرت خواجہ معین الدین ﷫ (d) حضرت بایزید بسطامی ﷫

12. عقیدت مندوں کی اکثریت حضرت فریدالدین ﷫ کو یاد کرتی ہے:
(a) گنج بخش کے نام سے (b) گنج شکر کے نام سے
(c) بابا فرید کے نام سے (d) حضرت فرید کے نام سے

13. حضرت فریدالدین ﷫ کی والدہ آپ ﷫ کو ابتدائی تعلیم کے لیے لے آئیں:
(a) لاہور **(b)** ملتان (c) حیدرآباد (d) سرگودھا

14. جب حضرت فریدالدین ﷫ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے ملتان تشریف لائے تو ان کی عمر تھی:
(a) گیارہ سال **(b)** بارہ سال (c) تیرہ سال (d) چودہ سال

15. ملتان میں حضرت فریدالدین ﷫ نے قیام کیا:
(a) آٹھ سال (b) سات سال (c) پانچ سال **(d)** چھ سال

16. ایک دن حضرت فریدالدین ﷫ مسجد میں کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے کہ اس مسجد میں تشریف لائے:
(a) خواجہ معین الدین چشتی ﷫
(b) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ﷫
(c) قطب الدین ایبک (d) خواجہ خان محمد ﷫

17. خواجہ قطب الدین ﷫ نے جب حضرت فریدالدین ﷫ کو اپنے مریدوں میں شامل کیا تو اس وقت آپ ﷫ کی عمر تھی:
(a) تیرہ سال (b) چودہ سال **(c)** چودہ سال (d) سولہ سال

18. حضرت فریدالدین ﷫ کے آبائی قصبے کا نام تھا:
(a) تلہ گنگ (b) چنڈی بھٹیاں **(c)** کھوتوال (d) راہکوٹ

19. حضرت فریدالدین ﷫ ایک ماہ میں اپنے مرشد کی خدمت میں حاضری دیتے تھے:
(a) ایک بار **(b)** دو بار (c) تین بار (d) چار بار

20. حضرت فریدالدین گنج شکر ﷫ نے تبلیغِ دین کے لیے منتخب فرمایا:
(a) جہلم (b) ملتان **(c)** اجودھن (d) میاں چنوں

21. اجودھن کا موجودہ نام ہے:
(a) پاک پتن (b) پاک وطن (c) پاک چمن (d) سوہنا چمن

22. پاک پتن کے لوگوں کو توہم پرستی میں مبتلا کر رکھا تھا:
(a) ایک کاہن نے **(b)** ایک جوگی نے
(c) ایک جادوگر نے (d) ایک نجومی نے

23. اگر بے عزتی سے ملے تو اسے بھی حاصل کرو:
(a) علم **(b)** ہنر (c) دولت (d) رزق

24. سب سے بڑا محتاج وہ ہے جس نے ترک کی:
(a) اطاعت (b) امامت **(c)** قناعت (d) عبادت

25. حضرت فریدالدین ﷫ نے وفات پائی:
(a) 5 رجب 664ھ (b) 5 محرم 660ھ
(c) 5 صفر 665ھ **(d)** 5 محرم 664ھ

26. وفات کے وقت حضرت فریدالدین ﷫ کی عمر تھی:
(a) نوے سال (b) ترانوے سال **(c)** پچانوے سال (d) ننانوے سال

انشائیہ سوالات

1. حضرت فریدالدین ﷫ کا نام اور لقب تحریر کریں۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی مسعود ہے۔ فریدالدین آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے لیکن زیادہ مشہور لقب گنج شکر ہے۔ البتہ عقیدت مندوں کی اکثریت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بابا فرید کے نام سے یاد کرتی ہے۔

2. حضرت فریدالدین ﷫ کی ولادت کب ہوئی؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 29 شعبان کو 569 ہجری میں قصبہ کھوتوال میں ہوئی۔

3. حضرت فرید الدین ﷫ کی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ﷫ سے ملاقات کا واقعہ تحریر کریں۔
جواب: ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں کتابوں کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے

downloaded from https://infohubprmssed.com

Scanned with CamScanner

کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اس مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے پوچھا کیا پڑھ رہے ہو اور اس کتاب کے پڑھنے سے تمھیں کیا فائدہ ہوگا؟ حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت احترام سے جواب دیا کہ مجھے آپ کی نظرِ سعادت سے فائدہ ہوگا۔ انھوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مریدوں میں شامل کر لیا۔

4. حضرت فرید الدین ؒ کے مرشد خواجہ قطب الدین ؒ نے انہیں کیا نصیحت کی؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد نے فرمایا کہ کچھ عرصہ ملتان میں قیام کے بعد علوم ظاہری کے حصول اور ممالک اسلامیہ کی سیر و سیاحت کے لیے سفر کرو۔

5. حضرت فرید الدین ؒ نے حصول علم کے لیے کن کن علاقوں کا سفر کیا؟

جواب: حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ حصول علم کے لیے بغداد، بخارا، بیت المقدس، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ بھی گئے۔

6. حضرت فرید الدین ؒ اپنے مرشد کی خدمت میں حاضری کب دیتے تھے؟

جواب: حضرت خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ مہینا میں صرف دو بار اپنے مرشد کی خدمت میں حاضری دیتے تھے اور باقی دن ان کے حکم کے مطابق عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے۔

7. حضرت فرید الدین ؒ کی عبادت و ریاضت کے فیوض و برکات دیکھ کر معروف بزرگ خواجہ معین الدین ؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت و ریاضت کے فیوض و برکات دیکھ کر معروف بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ؒ، جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کے بھی مرشد ہیں، نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی شمع ہے جس سے خانوادہ درویشاں منور ہو جائے گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعا فرمائی۔

8. جب حضرت فرید الدین ؒ نے اجودھن کو تبلیغ دین کے لیے منتخب کیا تو اس وقت وہاں کے لوگوں کی کیا حالت تھی؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے لیے اجودھن کو منتخب فرمایا۔ اجودھن کا موجودہ نام پاک پتن ہے۔ اس وقت اس شہر میں بُت پرستوں کی اکثریت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں مستقل قیام کرنے کا فیصلہ کیا اور لوگوں کو علومِ ظاہری اور باطنی سکھانے میں معروف ہو گئے۔

9. اجودھن کا نام پاک پتن کیسے مشہور ہو گیا؟

جواب: ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے وضو کر رہے تھے، کسی مرید نے کہا کہ حضرت دریا کا یہ پتن پاک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں یہ پاک پتن ہے۔ اس کے بعد اس جگہ کا نام ہی پاک پتن مشہور ہو گیا۔

10. پاک پتن کے لوگ توہم پرستی میں کیسے مبتلا ہو گئے اور حضرت فرید الدین ؒ نے ان کی اصلاح کیسے کی؟

جواب: اس شہر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد نہایت مبارک بابرکت ثابت ہوئی۔ وہاں ایک جوگی نے لوگوں کو توہم پرستی میں مبتلا کر رکھا تھا اور طرح طرح کے جادو کر کے ان کو گمراہ کرتا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے نہ صرف وہ خود مسلمان ہو گیا بلکہ دیگر کئی لوگ بھی حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

11. حضرت فرید الدین ؒ کے کوئی سے تین اقوال زریں تحریر کریں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال زریں درج ذیل ہیں:

1- عزت و شان، عدل و انصاف میں ہے۔
2- ہنر اگر بے عزتی سے ملے تو بھی حاصل کرو۔
3- اس بات کی کوشش کرو کہ مر کر زندہ ہو جاؤ۔

12. حضرت فرید الدین ؒ نے لوگوں کو کن باتوں کی تعلیم دی؟

جواب: بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کی پیروی کرنے کی دعوت دی۔ انسانیت سے محبت اور سماجی بھلائی کا سبق دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام کے ذریعے لوگوں کو دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی پائیدار زندگی کا تصور دیا۔

13. حضرت فرید الدین ؒ کی وفات کب ہوئی اور ان کا جنازہ کس نے پڑھایا؟

جواب: حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے 5 محرم الحرام 664 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پچانوے سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات کا حل

1 تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کون تھے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذہین، نڈر اور متقی انسان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عالمِ اسلام کے نامور مجاہد اور عظیم سپہ سالار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسلمان حکمران تھے جنھوں نے یورپ کے عیسائیوں کو شکست دے کر بیت المقدس فتح کیا۔ اس طرح نوے سال کے بعد بیت المقدس پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

(ب) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی فیاضی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بے حد فیاض، احسان کرنے والا، عفو و درگزر سے کام لینے والا اور حلیم و بردبار بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وسیع سلطنت میں غریبوں اور مسکینوں کے لیے لنگر خانے، مدارس اور شفاخانے قائم کر رکھے تھے۔ کہتے ہیں کہ جوں جوں صلاح الدین ؒ کی سلطنت ترقی کرتی گئی

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

Scanned with CamScanner

توں توں اس کی فیاضی بھی بڑھتی گئی۔ ان کی وفات پر ان کے خزانے میں صرف سینتالیس درہم تھے۔ کوئی باغ، مکان، حویلی یا زمین اس کی ملکیت نہ تھی۔ ان کی فیاضی کا یہ حال تھا کہ حکمران ہونے کے باوجود ساری زندگی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے صاحبِ نصاب نہ بنے۔

(ج) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر دل عزیز ہونے کی وضاحت کریں۔

جواب: صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہادر سپاہی لائق جرنیل اور اُن تھک فرمانروا تھے۔ اسی بنا پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے ہر دلعزیز حکمران سمجھے جاتے تھے۔

(د) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نامور اور نڈر مجاہد تھے۔ وضاحت کریں۔

جواب: صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے نامور مجاہد اور عظیم سپہ سالار تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے حکمران تھے جنہوں نے یورپ کے عیسائیوں کو شکست دے کر بیت المقدس فتح کیا۔ اس طرح نوے سال بعد بیت المقدس پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

(ہ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے یورپ کے عیسائیوں کو شکست دے کر بیت المقدس فتح کیا۔ اس طرح نوے سال کے بعد بیت المقدس پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام یوسف تھا۔

(ب) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام کیا تھا اور وہ کن کے ہاں ملازم تھے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام نجم الدین ایوب تھا۔ اسی نسبت سے انھیں ایوبی کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد موصل کے حکمران عماد الدین زنگی کے ہاں ملازم تھے۔

(ج) کس مؤرخ نے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے؟

جواب: قاضی ابن شداد جو سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا نامور مؤرخ تھا۔ اُس نے سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔

(د) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کن کی بے پناہ قدر کرتے تھے؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ علم اور اہلِ علم کی بے پناہ قدر کرتے تھے۔

(ہ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کس طرح کے لوگ جمع رہتے تھے؟

جواب: ان کی مجلس میں اہلِ دانش جمع رہتے تھے۔ اگر وہ کبھی تنقید کرتے تو قطعاً برا نہ مناتے تھے۔ انھوں نے ہر بڑے شہر میں مدارس قائم کر رکھے تھے۔

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام یوسف تھا۔

(ب) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ موصل میں پیدا ہوئے۔

(ج) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام نجم الدین ایوب تھا۔

(د) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا نامور مورخ قاضی ابن شداد تھا۔

(ہ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے بھائی کی وفات پر شعر کہے۔

4 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) دشمن فوج کثرت کا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا اثر ہوتا تھا؟

(الف) حوصلہ پست ہو جاتا　**(ب)** حوصلہ بڑھ جاتا

(ج) ہمت ہار جاتے　(د) اُداس ہو جاتے

(ب) وفات کے وقت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کتنے درہم تھے؟

(الف) سینتالیس (ب) ستاون (ج) ستانوے (د) ننانوے

(ج) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کس حکمران کے ہاں ملازم تھے؟

(الف) عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ　**(ب)** عماد الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ　(د) نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ

(د) تلاوتِ قرآن مجید سن کر سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ پر کیسی کیفیت طاری ہوتی تھی؟

(الف) رنجیدہ ہو جاتے　(ب) بحث کرنا شروع کر دیتے

(ج) پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتے　(د) بے ہوش ہو جاتے

(ہ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو کس چیز سے راحت ملتی تھی؟

(الف) مال و دولت سے (ب) فتح سے **(ج)** فیاضی سے (د) عبادت سے

سرگرمی برائے طلبہ: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے متعلق ایک خاکہ کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں کو اس قدر خوبصورت انداز میں طلبہ تک پہنچائیں کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی کوشش کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام تھا:

(a) خالد　(b) توصیف　**(c)** یوسف　(d) محمد

Scanned with CamScanner

2. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام تھا:
(a) علم الدین ایوب (b) شمس الدین ایوب
(c) کمال الدین ایوب (d) نجم الدین ایوب

3. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:
(a) 1135ء (b) 1136ء (c) 1137ء (d) 1138ء

4. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ____ عیسائیوں کو شکست دے کر بیت المقدس فتح کیا:
(a) امریکہ کے (b) یورپ کے (c) آسٹریلیا کے (d) افریقہ کے

5. بیت المقدس پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گیا:
(a) ستر سال بعد (b) اسی سال بعد
(c) نوے سال بعد (d) سو سال بعد

6. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ تخت سے زیادہ ____ بیٹھنا پسند کرتے تھے۔
(a) اونٹ پر (b) کرسی پر (c) خچر پر (d) گھوڑے پر

7. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے نامور مورخ تھے:
(a) قاضی حمید اللہ خان (b) قاضی ابن شداد
(c) قاضی شمس الدین (d) قاضی اسرار احمد

8. جوں جوں صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی سلطنت ترقی کرتی گئی توں توں ان کی بڑھتی گئی:
(a) پرہیزگاری (b) عبادت
(c) فیاضی (d) وحشت

9. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ان کے خزانے میں تھے:
(a) چالیس درہم (b) سینتالیس درہم
(c) پچاس درہم (d) پچپن درہم

10. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یہ مال و زر میرا نہیں ہے بلکہ امانت ہے:
(a) غربا کی (b) رشتہ داروں کی
(c) دوستوں کی (d) مستحق لوگوں کی

11. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیت المقدس کی فتح کے وقت جمع ہوئے:
(a) دو لاکھ بیس ہزار دینار (b) دو لاکھ پچیس ہزار دینار
(c) دو لاکھ تیس ہزار دینار (d) دو لاکھ پچاس ہزار دینار

12. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ بے پناہ قدر کرتے تھے:
(a) مالداروں کی (b) بادشاہوں کی
(c) علم اور اہل علم کی (d) دوستوں کی

13. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد موصل کے حکمران ____ ملازم تھے:
(a) نورالدین زنگی کے ہاں (b) فریدالدین زنگی کے ہاں
(c) عمادالدین زنگی کے ہاں (d) شرف الدین زنگی کے ہاں

14. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسلمان حکمران تھے جنھوں نے یورپ کے عیسائیوں کو شکست دے کر فتح کیا۔
(a) مکہ مکرمہ کو (b) بیت المقدس کو (c) ملک شام کو (d) عراق کو

15. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت مصر، شام، بحرین، یمن اور افریقہ کے بعض صوبوں کے حکمران تھے لیکن رہتے تھے:
(a) محل میں (b) قلعے میں (c) گھر میں (d) خیمے میں

16. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی فیاضی کا عالم یہ تھا کہ حکمران ہونے کے باوجود ساری زندگی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نہ بنے:
(a) صاحب نصاب (b) صاحب حیثیت
(c) صاحب مال (d) صاحب بیت

17. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے راحت ملتی ہے:
(a) ذکر سے (b) فیاضی سے (c) جہاد سے (d) مال سے

18. صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے بھائی کی وفات پر اپنے غم کا اظہار کیا:
(a) رو کر (b) شعر کہہ کر (c) خاموش رہ کر (d) سو کر

19. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر بڑے شہر میں قائم کر رکھے تھے:
(a) ہسپتال (b) یتیم خانے (c) مدارس (d) بازار

20. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتے تھے:
(a) خشیت الٰہی کی وجہ سے (b) چھوٹے بھائی یاد آتے تھے
(c) والدین کی یاد آتے ہی (d) قرآن مجید سنتے ہی

21. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:
(a) 1193ء میں (b) 1194ء میں
(c) 1195ء میں (d) 1196ء میں

22. وفات کے وقت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:
(a) پچاس برس (b) پچپن برس (c) ساٹھ برس (d) ستر برس

انشائیہ سوالات

1. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام اور ان کے والد کا نام کیا تھا؟
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام یوسف تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام نجم الدین ایوب تھا۔

2. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کہاں ملازمت کرتے تھے؟
جواب: آپ کے والد موصل کے حکمران عمادالدین زنگی کے ہاں ملازم تھے۔

downloaded from https://infohubhrmsised.com/

Scanned with CamScanner

3. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کب پیدا ہوئے؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ 1138ء میں پیدا ہوئے۔

4. بحیثیت حکمران صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسلمان حکمران تھے جنھوں نے یورپ کے عیسائیوں کو شکست دے کر بیت المقدس فتح کیا، اس طرح نوے سال کے بعد بیت المقدس پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

5. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے حکمران ہونے کے باوجود سادگی سے زندگی گزاری۔ وضاحت کریں۔
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ہمت، شجاعت اور استقلال کا پیکر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حکمران ہوتے ہوئے بھی فقیرانہ زندگی گزارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت مصر، شام، بحرین، یمن اور افریقہ کے بعض صوبوں کے حکمران تھے لیکن ایک خیمے میں رہتے تھے۔ وہ خیمہ ان کے لیے محل سے کم نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تخت سے زیادہ گھوڑے پر بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ درباریوں سے زیادہ اپنے مجاہدین میں رہنا پسند تھا۔

6. قاضی ابن شداد نے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو کن الفاظ سے خراج عقیدت پیش کیا؟
جواب: قاضی ابن شداد جو سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا نامور مؤرخ تھا، اس نے اس طرح سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ "وہ بڑا قوی دل، بارعب، بہادر، بے مثل شجاع اور حد درجہ کا ثابت قدم تھا۔ مہم جوئی اور کوئی مصیبت اُسے ڈرا نہیں سکتی تھی، عیسائیوں کے ساتھ سخت سے سخت مقابلوں کی وہ کچھ پروا نہیں کرتا تھا۔ موسمِ سرما کی شدید سردیوں میں وہ جنگ اور حملوں میں مصروف رہتا تھا اور قلیل فوج کے ساتھ کثیر فوج کا مقابلہ کرنے سے نہیں گھبراتا تھا۔ بلکہ دشمن فوج کی کثرت سلطان کا حوصلہ بڑھاتی تھی۔"

7. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کی ملکیت میں کیا کچھ تھا؟
جواب: ان کی وفات پر ان کے خزانے میں صرف سنتالیس درہم تھے۔ کوئی باغ، مکان، حویلی یا زمین ان کی ملکیت نہ تھی۔

8. فیاضی کے بارے میں صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کہنا تھا؟
جواب: وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ فیاضی سے مجھے راحت ملتی ہے۔ یہ مال و زر میرا نہیں ہے مستحق لوگوں کی امانت ہے۔

9. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی سلطنت قائم کی؟
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح معنوں میں اپنی سلطنت کو فلاحی مملکت بنایا ہوا تھا۔ ان کے دور کی کئی سرائیں، شفاخانے، خانقاہیں، مساجد آج بھی مصر اور شام میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔

10. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے عفو و درگزر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بے حد عفو و درگزر سے کام لینے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے ملازمین اور خادموں کی گستاخیاں نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔ ان کی بڑی سے بڑی غلطی کو معاف کر دیتے تھے۔

11. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ علم اور اہلِ علم حضرات کی قدر کیسے کرتے تھے؟
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ علم اور اہلِ علم کی بے پناہ قدر کرتے تھے۔ انھوں نے علما، فضلا، شعرا اور ادیبوں کی تنخواہ مقرر کر رکھی تھی اور وقتاً فوقتاً ان کو انعام و کرام سے بھی نوازتے تھے۔

12. علم کو فروغ دینے کے لیے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟
جواب: انھوں نے ہر بڑے شہر میں مدارس قائم کر رکھے تھے۔ ان کی سلطنت میں کئی کتب خانے قائم کیے گئے۔

13. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی رقتِ قلبی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نہایت رقیق القلب انسان تھے۔ قرآن مجید کے سنتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتے تھے۔ اسی طرح یتیموں، بیواؤں اور بے سہاروں کا خاص خیال رکھتے تھے۔

14. صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟
جواب: صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے پچپن سال کی عمر میں 1193ء میں وفات پائی۔

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات کا حل

1. تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابوزید ولی الدین بن عبدالرحمان تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 1332ء میں تیونس میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے حافظ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ تیونس، الجیریا، مراکش اور غرناطہ میں اہم درباری عہدوں پر فائز رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اسلامی تاریخ کے نامور مفکرین میں ہوتا ہے۔

(ب) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے عمرانی افکار تحریر کریں۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک نامور مؤرخ، معروف فلسفی، ماہر تعلیم اور ماہر عمرانیات مانے جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی جدید نظریات پیش کیے جنھیں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی اور آج تک ان کے افکار و نظریات سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔
علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے بارے میں کئی بنیادی اصول بیان کیے ہیں، جن کی بنا پر انھیں عمرانیات کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ انھوں نے عمرانیات کے

Scanned with CamScanner

بنیادی اصولوں پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انسانی زندگی کے دو بنیادی اصول ہیں۔ 1-مل جل کر زندگی گزارنا۔ 2-انسانی زندگی کا دفاع کرنا۔

پہلے اصول میں انسانی معاشرے کی بنیاد محبت، اخوت، ہمدردی اور باہمی تعاون پر رکھی گئی ہے جبکہ دوسرے اصول میں انسانی زندگی کو پیش آنے والے ممکنہ مسائل اور خطرات سے بچانا ہے۔ علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جن معاشروں میں درج بالا دو بنیادی اصول کارفرما نہیں ہوتے، وہ ترقی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ دونوں اصول انسانی فطرت کے انتہائی قریب ہیں۔ مل جل کر زندگی بسر کرنا اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا انسانی فطرت ہے۔ اسی طرح خطرات کا سامنا کرتے ہوئے ان پر قابو پانا اور ان کو بچانا بھی انسانی فطرت میں شامل ہے۔

(ج) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کی کون کون سی اقسام بیان کی ہیں؟

جواب: علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کو دو شعبوں میں تقسیم کیا ہے: فکری علوم، تقلیدی علوم۔

فکری علوم سے مراد ایسے علوم ہیں جو انسان اپنے حواسِ خمسہ اور ذہنی قوتوں کی وجہ سے حاصل کرتا ہے اور ان میں مہارت حاصل کرتا ہے۔ ان میں دورِ حاضر کے تمام سائنسی علوم شامل ہیں۔ تقلیدی علوم سے مراد وہ علوم ہیں جو دوسرے انسانوں کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔ محض تخیل کی بنیاد پر ان علوم تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ ان علوم میں مذہبی علوم شامل ہیں یعنی کتاب اللہ اور سنتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

(د) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کن عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی بہت شہرت تھی اس لیے انھیں اسلامی یونیورسٹی "جامعہ ازہر" میں درس و تدریس کا موقع ملا۔ جب ان کے علم کی شہرت سلطانِ مصر تک پہنچی تو انہوں نے علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی مقرر کر دیا۔ انھیں عدل و انصاف اور قانون میں مہارت کی وجہ سے بے حد عزت و احترام حاصل ہوا۔ ان کے کیے ہوئے فیصلے ان کی دانش مندی اور علم و حکمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(ہ) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمی نظریات تحریر کریں۔

جواب: علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم میں گہری دلچسپی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم کو انسان کی فطری و بنیادی ضرورت قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں چونکہ تجسس اور جستجو انسان کی فطرت میں شامل ہیں۔ اس لیے تعلیم ایسی ہونی چاہیے جس میں اس خصوصیت کو مزید ترقی ملے اور انسان حقیقی علم تک پہنچ جائے جو اسے معرفت تک لے جائے۔

2 مختصر جواب لکھیں۔

(ا) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟

جواب: ابو زید ولی الدین بن عبد الرحمٰن ؒ۔

(ب) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے کون سے دو بنیادی اصول دیے ہیں؟

جواب: 1-مل جل کر زندگی گزارنا۔ 2-انسانی زندگی کا دفاع کرنا۔

(ج) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو کس زبان میں خاص طرزِ تحریر حاصل تھا؟

جواب: عربی زبان میں۔

(د) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: کتاب العبر، مقدمہ ابنِ خلدون۔

(ہ) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو عمرانیات کا بانی کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

جواب: علامہ ابنِ خلدون ؒ نے انسانی زندگی کے بارے میں کئی بنیادی اصول بیان کیے جن کی بنیاد پر انہیں ماہرِ عمرانیات کہا جاتا ہے۔

3 درست فقروں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(ا) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ مصر میں پیدا ہوئے۔ ☒

(ب) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہترین سائنسدان تھے۔ ☒

(ج) موجودہ سائنسی علوم دراصل تقلیدی علوم ہیں۔ ☒

(د) مقدمہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ عربی زبان میں لکھی گئی مشہور کتاب ہے۔ ☑

(ہ) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان والے سمندر میں ڈوب گئے تھے۔ ☑

4 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ سن 1332ء میں پیدا ہوئے۔

(ب) کتاب و سنت کے علوم تقلیدی علوم ہیں۔

(ج) سلطانِ مصر نے ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی مقرر کیا۔

(د) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کی 2 اقسام بیان کی ہیں۔

(ہ) علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے 74 سال کی عمر میں وفات پائی۔

سرگرمی برائے طلبہ: اپنے اساتذہ کرام کی زیرِ نگرانی لائبریری میں مقدمہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے ابواب کے عنوانات کے نام اپنی کاپیوں پر تحریر کریں۔

رہنمائی برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو علامہ ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارناموں کے بارے میں بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. علامہ ابنِ خلدون ؒ کا پورا نام تھا:

(a) عبداللہ **(b) عبدالرحمان** (c) عبدالرزاق (d) عبدالحق

2. علامہ ابنِ خلدون ؒ کس ملک میں پیدا ہوئے؟

(a) عراق (b) ایران **(c) تیونس** (d) یونان

Scanned with CamScanner

3. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(a) 1331ء (b) 1332ء (c) 1333ء (d) 1334ء

4. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ حافظ تھے:

(a) قرآن کے (b) احادیث کے (c) کتابوں کے (d) بائبل کے

5. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے بارے میں بیان کیے:

(a) اہم اصول (b) بنیادی اصول (c) اخلاقی اصول (d) سیاسی اصول

6. بنیادی اصولوں کے بیان کرنے کی بدولت انہیں قرار دیا جاتا ہے:

(a) فلکیات کا بانی (b) عملیات کا بانی

(c) عمرانیات کا بانی (d) نظریات کا بانی

7. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جن معاشروں میں بنیادی اصول کارفرما نہیں ہوتے وہ نہیں کر سکتے:

(a) ترقی (b) لڑائی (c) بہتری (d) کامیابی

8. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو گہری دلچسپی تھی:

(a) تاریخ میں (b) تعلیم میں (c) تفریح میں (d) سیاحت میں

9. انسان کی فطرت میں شامل ہیں:

(a) تجسس (b) جستجو (c) انتظار (d) پہلے دونوں

10. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کو کتنے شعبوں میں تقسیم کیا؟

(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

11. وہ علوم جو دوسرے انسانوں کی بدولت حاصل ہوتے ہیں، کہلاتے ہیں:

(a) فکری علوم (b) تنقیدی علوم (c) تقلیدی علوم (d) نظری علوم

12. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو درس و تدریس کا موقع ملا:

(a) جامعہ مدینہ منورہ میں (b) جامعہ اسلامیہ کراچی میں

(c) جامعہ اشرفیہ میں (d) جامعہ ازہر میں

13. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی شہرت جب سلطان مصر کو ملی تو اس نے آپ کو مقرر کر دیا:

(a) حاکم (b) گورنر (c) قاضی (d) بادشاہ

14. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمر میں وفات پائی؟

(a) 73 برس (b) 74 برس (c) 75 برس (d) 76 برس

انشائیہ سوالات

1. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو زید ولی الدین بن عبد الرحمان ہے۔

2. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تیونس میں 1332ء میں پیدا ہوئے۔

3. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کہاں کہاں درباری عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تیونس، الجیریا، مراکش اور غرناطہ میں اہم درباری عہدوں پر فائز رہے۔

4. کس بنا پر علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو ماہر عمرانیات کہا جاتا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے بارے میں کئی بنیادی اصول بیان کیے ہیں جن کی بنا پر انہیں ماہر عمرانیات کہا جاتا ہے۔

5. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے بارے میں کون سے دو اصول بیان کیے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل دو بنیادی اصول بیان کیے:

i. مل جل کر زندگی گزارنا ii. انسانی زندگی کا دفاع کرنا

6. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم میں گہری دلچسپی تھی۔ آپ نے تعلیم کو انسان کی فطری و بنیادی ضرورت قرار دیا ہے۔

7. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم کیسی ہونی چاہیے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم ایسی ہونی چاہیے جس میں اس کی خصوصیات کو مزید ترقی ملے اور انسان حقیقی علم تک پہنچ جائے جو اسے معرفت تک لے جائے۔

8. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علم کو کتنے شعبوں میں تقسیم کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے علم کو دو شعبوں میں تقسیم کیا۔

i. فکری علوم ii. تقلیدی علوم

9. فکری و تقلیدی علوم کیسے علوم کو کہتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: i. فکری علوم: ایسے علوم جو انسان اپنے حواس خمسہ اور ذہنی قوتوں کی وجہ سے حاصل کرتا ہے اور ان میں مہارت حاصل کرتا ہے۔ ان میں دور حاضر کے تمام سائنسی علوم شامل ہیں۔

ii. تقلیدی علوم: ایسے علوم جو دوسرے انسانوں کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔ محض تخیل کی بنیاد پر ان علوم تک رسائی ممکن نہیں۔ ان علوم میں مذہبی علوم شامل ہیں یعنی کتاب اللہ و سنت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

10. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو کس اسلامی یونیورسٹی میں پڑھانے کا موقع ملا؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی بہت شہرت تھی اس لیے انہیں اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر میں پڑھانے کا موقع ملا۔

11. سلطان مصر نے علامہ کے علم و فضل کی بنیاد پر انہیں کیا مقرر کیا؟

جواب: سلطان مصر نے علامہ کو ان کے علم و فضل کی بنیاد پر قاضی مقرر کیا۔

12. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون شامل ہیں۔

13. علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی:

جواب: علامہ ابن خلدون 74 سال کی عمر میں قاہرہ میں وفات پا گئے۔

Scanned with CamScanner